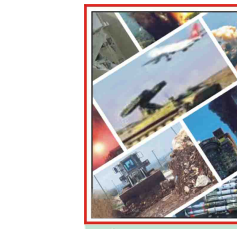

القلم

ہفت روزہ 542

پشاور

WEEKLY ALQALAM-e-PESHAWAR

www.alqalamonline.com

۲۶ تا ۲ رجب ۱۴۴۷ھ بمطابق ۱۲ تا ۱۸ جولائی ۲۰۲۵ء

ناصر ہمدانی

سفر کے قلم سے

اللہ تعالیٰ امیں" قرآن مجید" کی بے حد قیمتی دعاؤں سے فائدہ اُٹھانے والا بنائے..... آمین

ایک قیمتی اور اہم دعاء

قرآن مجید کی ہر" دعاء" میں خیر اور برکت کے بڑے بڑے خزانے ہیں..... اس لئے شیطان مسلمانوں کو قرآنی دعاؤں کی طرف متوجہ نہیں ہونے دیتا..... یہ دعائیں ہر وظیفے سے بڑا وظیفہ، ہر چلّے سے بڑا چلّہ اور ہر وصافی عمل سے زیادہ طاقتور عمل ہیں..... کئی لوگ بتاتے ہیں کہ..... گھر میں اتفاق نہیں..... بیوی فرمانبردار اور نیک نہیں..... اولاد میں تیز اور اچھائی نہیں..... کوئی دعاء بتادیں..... اُن سے عرض کیا جاتا ہے کہ آپ یہ دعاء کثرت سے پڑھیں

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطاء فرمایئے اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنایئے۔

اس دعاء کے قبول ہونے سے انسان کے اہل اور اولاد میں" برکت" آجاتی ہے..... حضرت امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ جب انسان کو اپنے اہل اور اولاد میں برکت مل جائے تو اُس کی صرف ایک بیوی (اور ایک بچہ) ہو تو بھی اللہ تعالیٰ اُن میں وہ تمام چیزیں جمع فرما دیتے ہیں..... جو اُس کے دل کی تسلی ہوتی ہیں..... مثلاً خوبصورتی، پاکیزگی، حیاء، فرمانبرداری اور دین و دنیا کے کاموں میں معاونت..... جب اُس کی آنکھیں ایسی ٹھنڈی ہوتی ہیں کہ..... وہ کسی اور طرف نظر نہیں اُٹھاتا.....

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

آنکھوں کی ٹھنڈک

آیت مبارکہ میں آنکھوں سے مراد" اہل ایمان" کی آنکھیں ہیں..... ہر کسی کی آنکھیں نہیں..... اور آنکھوں کی ٹھنڈک سے مراد..... اہل وعیال اور اولاد کا نیک صالح ہونا ہے.....

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:

"مومن کی آنکھ کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی ٹھنڈک نہیں کہ وہ اپنے اہل اور اولاد کو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار دیکھے۔"(مظہری)

اہل لغت کے نزدیک..... آنکھوں کی ٹھنڈک کا مطلب ہوتا ہے..... دل کو اُس کی آخری مراد مل جانا..... یعنی دل جو چاہتا ہے وہی ہو جائے جب اُس کی خوشی آنکھوں کو ٹھنڈا اور پُرسکون کر دیتی ہے..... اور انسان پوری طرح مطمئن ہو جاتا ہے.....

یہ دعاء مرد حضرات کے لئے بھی ہے..... اور خواتین کے لیے بھی..... قرآن پاک سب کے لیے نازل ہوا ہے..... انسان کی آنکھیں بہت مشکل سے ٹھنڈی اور مطمئن ہوتی ہیں..... ابھی اپنے حکمرانوں کو دیکھ لیں..... کھربوں اربوں روپے اور دنیا بھر میں جائیدیں بنا کر بھی اُن کی آنکھیں پیاسی ہیں..... اور یہ مزید مال اور جائیداد بنانے کی فکر میں ہیں..... اپنی بیویوں سے جب آنکھیں مطمئن نہیں ہوتیں تو وہ آنکھیں طرح طرح کی خیانتیں کرتی ہیں..... اور اپنے خاوند سے جب آنکھیں مطمئن نہ ہوں تو وہ بے شرمی اور شکی مزاجی میں مبتلا ہو جاتی ہیں..... آنکھوں کی پیاس تب بجھتی ہے جب دل کو اُس کی پوری مراد مل جائے..... اور دل کو اللہ تعالیٰ ہی پوری فرما سکتے ہیں..... تو اللہ تعالیٰ نے دعاء سکھا دی کہ یہ مانگو..... دل کی مراد آنکھوں کو ٹھنڈا کر دے گی.....

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا

رَبَّنَا اے ہمارے رب هَبْ عطا فرما أَزْوَاجِنَا ہماری بیویاں وَذُرِّيَّاتِنَا ہماری اولاد قُرَّةَ أَعْيُنٍ آنکھیں ٹھنڈک ہو

> آنکھوں کی ٹھنڈک سے مراد..... اہل وعیال اور اولاد کا نیک صالح ہونا ہے.....
>
> امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:
>
> "مومن کی آنکھ کے لئے اِس سے بڑھ کر کوئی ٹھنڈک نہیں کہ وہ اپنے اہل اور اولاد کو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار دیکھے۔"(مظہری)

دعاء کا ثمر

اس دعاء کی بڑی اہمیت ہے جو کہ..... یہ دعاء خود اللہ تعالیٰ نے امیں سکھائی ہے..... دوسری بڑی اہمیت یہ ہے کہ..... یہ دعاء" عباد الرحمٰن" کا وظیفہ ہے..... اللہ تعالیٰ کو وہ خاص بندے جن کی عادتیں اور باتیں اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں..... اور اُن کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت کے اعلیٰ درجات کا وعدہ فرمایا ہے..... تیسری اہمیت یہ کہ یہ دعاء ہمارے اس عزم کا اظہار ہے کہ..... ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار دیکھنا چاہتے ہیں..... اور اس کا آغاز اپنے گھر سے کرنا چاہتے ہیں..... دعاء کے الفاظ اور اُن کا ترجمہ یاد کر لیں:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطاء فرمایئے اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنایئے۔

اس دعاء کے قبول ہونے سے انسان کے اہل اور اولاد میں" برکت" آجاتی ہے..... حضرت امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ جب انسان کو اپنے اہل اور اولاد میں برکت مل جائے تو اُس کی صرف ایک بیوی (اور ایک بچہ) ہو تو بھی اللہ تعالیٰ اُن میں وہ تمام چیزیں جمع فرما دیتے ہیں..... جو اُس کے دل کی تسلی ہوتی ہیں..... مثلاً خوبصورتی، پاکیزگی، حیاء، فرمانبرداری اور دین و دنیا کے کاموں میں معاونت..... جب اُس کی آنکھیں ایسی ٹھنڈی ہوتی ہیں کہ..... وہ کسی اور طرف نظر نہیں اُٹھاتا.....

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

آنکھوں کی ٹھنڈک

آیت مبارکہ میں آنکھوں سے مراد" اہل ایمان" کی آنکھیں ہیں..... ہر کسی کی آنکھیں نہیں..... اور آنکھوں کی ٹھنڈک سے مراد..... اہل وعیال اور اولاد کا نیک صالح ہونا ہے.....

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:

"مومن کی آنکھ کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی ٹھنڈک نہیں کہ وہ اپنے اہل اور اولاد کو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار دیکھے۔"(مظہری)

کمزوری کا علاج

اگر کوئی نوجوان ہو اور اُس کی ابھی شادی نہ ہوئی ہو..... وہ اس دعاء کو مضبوط پکڑ لے تو ان شاء اللہ شادی بھی ہو جائے گی اور اولاد بھی صالح نصیب ہوتی ہے..... لیکن شادی ہو جانے کے بعد اُن کی ایک بیوی ہو گئی، بچے ہو گئے اور کسی کو یہ دعاء نہیں مانگی کہ اے اللہ! ہمیں اپنی اولاد کو کیا کرنا ہے؟..... جواب یہ ہے کہ اب اس دعاء کا چند دن ڈب کھولنا کافی نہیں..... آپ نے بھی بادلوں کا شربت پینے دیکھا ہوگا بادلوں کو جس قدر زیادہ رگڑا جائے اُسی قدر عمدہ شربت بنتا ہے..... اس رگڑائی کو کھولنا کہتے ہیں..... پہلے دعاء کے درست الفاظ سیکھیں..... اس کا ترجمہ سمجھیں اور پھر خوب توجہ سے رگڑنا کہ، رو رو کر یقین سے مانگتے جائیں..... خصوصاً فرض نمازوں کے بعد..... اذان اور اقامت کے درمیان..... سحری اور افطار کے وقت..... جہاد کے سفر یا غاز پر..... جمعہ کے دن عصر کے بعد..... جمعہ کی رات..... صدقہ دیتے وقت..... کسی مریض کی عیادت یا ماتمی گھر میں داخلہ اور آمد و رفت کے وقت..... یا اسی طرح تبدیلیوں کے وقت..... دل میں جذبہ یہ ہو کہ..... میری بیوی، میرا خاوند، میری اولاد سب اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بن جائیں..... دین اسلام کے کام آنے والے بن جائیں..... اہل جنت میں سے بن جائیں..... اور جہنم کے جھونیوں تک سے بچ جائیں..... جب دن رات کثرت سے یہ دعاء ایک ضروری مقصد اور کام بنا کر مانگیں گے تو ان شاء اللہ..... اس کے عجیب فوائد اور برکات اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے.....

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا

اپنا کام

ایک بار کیٹ کلیس میں یہ سوال اُٹھا کہ..... یہ ایصال ثواب کیا چیز ہے؟..... قرآن مجید میں واضح سمجھایا گیا کہ..... ہر کوئی اپنے عمل کا مالک ہے، کسی پر کسی کا گناہ نہیں ڈالا جائے گا..... جب کسی پر کسی کا گناہ نہیں ڈالا جائے گا تو پھر کسی اور کی نیکی کو کس طرح لی سکتی ہے؟..... بندہ نے جواب کو دو حصوں میں تقسیم کیا..... ایک تو وہ روایات جن میں ایصال ثواب کی وضاحت آئی ہے..... اور دوسرا جواب یہ کہ ایصال ثواب میں انسان کو جو کچھ درس سے ملتا ہے وہ دراصل اپنے عمل کا ہی صدا اور نتیجہ ہوتا ہے..... ایک حافظ و قاری بامل جب انتقال فرماتے ہیں تو اُن کے سینکڑوں ہزاروں شاگرد اُن کے ایصال ثواب کے لئے ہزاروں ختمات کرتے ہیں..... یہ سب اس قاری صاحب کے اپنے عمل کا نتیجہ اور ایصال کا پھل ہے..... اُس نے قرآن مجید کو سیکھا پھر اُسے سینے سے لگایا اور پھر لوگوں کو سکھایا..... اب لوگ جو کچھ اُسے ایصال ثواب کر رہے ہیں..... وہ سب اُس کے اپنے عمل کی کاصہ ہیں..... پرویز مشرف جب مر جائے گا تو لوگ کہتے قرآن پڑھ کر اسے بخشیں گے؟ نواز شریف اور شہباز شریف کو لوگ کیا ایصال ثواب کریں گے؟..... پیسے دے کر جو ختم کرائے جاتے ہیں..... اُن کا ثواب تو خود پڑھنے والوں کو بھی نہیں ہوتا وہ آگے کسی اور کو ہدیہ کیا کریں گے؟ جواہرین، شہداء اور اہل ایمان کے نیک اعمال کے اثرات ایسے ہوتے ہیں جو..... اُن کے لئے صدیوں اور ہزاروں سال تک کے ایصال ثواب کا راستہ بناتے ہیں..... ایک شخص اپنے بیٹے کو قرآن عظیم الشان کا حافظ بنائے..... اب جب کسی آئے، دیکھے گا تو دل اور آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی کہ..... میرے مرنے کے بعد میرے لئے کیسا زبردست انتظام ہو گیا..... مقصد یہ ہے کہ یہ دعاء اگرچہ اپنی بیوی اور بچوں کی اصلاح کے لئے ہے..... مگر اس کا فائدہ واپس دعاء کرنے والوں کو ہی ملتا ہے..... اچھی بیوی، اچھا خاوند اور اچھی اولاد انسان کے لئے عزت، راحت، نجات اور جنت کا ذریعہ ہیں.....

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا

محبت

اس دعاء کی تشریح اور فضیلت پر مزید لکھنا تھا..... جبکہ دعاء کا آخری حصہ" وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا" بہت اہم ہے..... مگر وقت ختم ہو چکا..... اذانوں کی آوازیں گونج کر ختم ہو چکی ہیں..... اللہ کرے یہ مختصر الفاظ کافی ہو جائیں اور زیادہ سے زیادہ مسلمان اس دعاء سے فائدہ اُٹھائیں..... ساتھ یہ نیت اور ارادہ بھی کر لیں کہ اپنے بچوں کو قرآن مجید سے محروم نہ رکھیں گے..... اُن کو قرآن مجید اور دین کی تعلیم دیں گے..... اپنی ساری اولاد کو عموماً اور بیٹیوں کو خصوصاً" انگریز" کی تعلیم میں نہیں جھونکیں گے..... اپنی اولاد کو تیراکی، گھڑ سواری، نشانہ بازی اور عمدہ قرآت سکھائیں گے..... اور اپنی اولاد کو..... اللہ تعالیٰ کے دین کا مجاہد بنائیں گے..... یا اللہ! ہم مانگ رہے ہیں..... آپ قبول فرما لیں.....

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا

آمین یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

لا اله الا الله، لا اله الا الله، لا اله الا الله محمد رسول الله

اللهم صل علی سیدنا محمد واله وصحبه وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

لا اله الا الله محمد رسول الله

☆.....☆.....☆

سفر معراج

ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

یوں تو اس سفر کو لوگ عام طور پر معراج ہی کے نام سے جانتے ہیں لیکن علماء بتاتے ہیں کہ یہاں درحقیقت دو سفر پیش آئے۔ ایک وہ سفر جسے قرآن کریم اسراء کا نام دیتا ہے اور دوسرا سفر وہ ہے جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مسجد اقصیٰ تک تکریف لے گئے۔ یہ سفر" اسراء" ہے اور دوسرا سفر وہ ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمان و مکان کی حدود سے بلند ہو کر سدرۃ المنتہیٰ اور عرش معلیٰ تک تشریف لے گئے یہی سفر" معراج" ہے۔

کسی بھی قوم کی بلند قسمتی کی انتہاء یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی عبادات کو بھی تفریح کا رنگ دیدے۔ جب لوگوں کو ذاتی خواہشات، حکم الٰہی اور سنتِ رسول ﷺ پر جانب آجاتا ہے تو پھر عجیب و غریب بدعات کا ظہور ہوتا ہے کیونکہ انسان کو خدا کی طور پر جاوید ہونے کے بجائے نفس پرستی ہی میں مزہ آتا ہے، ایسا ہی کچھ ہمارے ہاں بھی مختلف دنوں اور راتوں میں، دیکھنے میں آتا ہے، ایسی مواقع میں سے ایک معراج کی مقدس اور مبارک رات بھی ہے۔

معراج کے اس مبارک و مقدس سفر کی تفصیلات تو مسلمانوں کا بچہ بچہ خوب جانتا ہے، اس لئے آیئے ذرا اس سے حاصل ہونے والے اسباق پر غور کرتے ہیں۔

☆.....آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کو امام الانبیاء ہونے کا شرف عطا ہوا، آپ کو سب انبیاء سے بلند" سدرۃ المنتہیٰ" سے آگے عرش پر بلایا گیا۔ گویا بتا دیا گیا کہ..... ہمارے نبی کا مقام سب سے بلند ہے۔

☆.....آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کو امام الانبیاء ہونے کا شرف عطا ہوا، آپ کو سب انبیاء سے بلند" سدرۃ المنتہیٰ" سے آگے عرش پر بلایا گیا۔ گویا بتا دیا گیا کہ..... ہمارے نبی کا مقام سب سے بلند ہے۔

☆.....سبحان اللہ، کیا عزت ہے، کیا مقام ہے، کیا شان ہے، کیا رتبہ ہے، کیا مرتبہ ہے، کیا عظمت ہے، کیا شوکت ہے، کیا رفعت ہے، کیا بلندی ہے، کیا عظیم ہے، کیا کریم ہے، کیا رحیم ہے، کیا حلیم ہے، کیا فہیم ہے، کیا سلیم ہے، کیا مقیم ہے، کیا نعیم ہے، کیا جسیم

نعمت اسلام پر شکر اور قوم موسیٰ علیہ السلام کی تقلید سے اجتناب

قرآنی افادات

مولانا سید عبدالمالک الہاشمی

واذ تاذن ربکم لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید

''اور جب تمہارے رب نے تم کو آگاہ کیا کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا اگر ناشکری کرو گے تو بلاشبہ کوبہ کو اعذاب میرا بڑا سخت ہے۔''

اللہ تعالیٰ کے بیاں شکر کی بڑی قدر و قیمت ہے اور اس کا بڑا مقام ہے۔ حق تعالیٰ شکر پر بے انتہا دعوتوں سے نوازتے ہیں۔ اللہ کی ذات بے نیاز ہے، اس کی مبارک صفات میں سے ایک صفت اس کی ''شکور'' بھی ہے کہ شکر پر اللہ کے بیاں سے مختلف کی زیادتی اور ناشکری پر سلب نعمت کا خطرہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمائی ہے کہ ''اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو زیادہ تو کجا کچھ بھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی ذرہ دوسری قوموں کی کوئی بات دیکھتا ہے یعنی کوئی ذرہ دولت ہوتی ہے، وہم وحام ہوتی ہے، بنی لگتے اور دیکھتے کا سامان ہوتا ہے تو شیطان ایسے موقع پر حملہ کرتا ہے اور مسلمانوں کے اندر لالچ پیدا کر دیتا ہے کہ ہمارے پاس بھی ایسی کوئی چیز ہوتی، کوئی کتنی قیمتی ہیں جو حقیقیہ اور اسلام کی نعمت سے محروم ہیں، وہ ایسے طیبے کی تلاش میں، کوئی دولت کو پہنا ہے کوئی ہنروں کے لیے چڑھا جوتا جوتا ہے، کھانے پینے میں، جشن ہوتے ہیں دیکھیں اور دل لگی کا سامان ہوتا ہے۔ بعض قومیں اس موقع پر محسوس کیں اور شیطان کے حملہ کا شکار ہو گئیں اور انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا (بعض نے زبان حال سے اور بعض نے اپنی زبان قال سے) کہ کوشش ہمارے پاس بھی کوئی ایسی چیز ہوتی!

دنیا کی بیسیوں قوموں نے خدا کے سوا بت بنائے، کسی نے قومیت کو بت بنالیا، کس نے ملک کو بت بنالیا ہے، کسی نے زبان کو بت بنالیا ہے، کسی نے اپنے آباؤ اجداد کی کہانیوں اور تاریخ کو بت بنالیا ہے اور کسی نے رنگ و نسل کو بت بنالیا ہے، لیکن اللہ نے مسلمانوں کو ان تمام بتوں سے محفوظ رکھا، ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ہم ہمیشہ اسلام پر فخر کریں اور اسلام کے سوا کسی چیز کو لائق حمد و ثنا کا شکار ہو گئیں اور انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا (بعض نے زبان حال سے اور بعض نے زبان قال سے) کہ کوشش ہمارے پاس بھی کوئی ایسی چیز ہوتی!

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ بنی اسرائیل کو اپنی جمع معرفت عطا فرمائی اور قومیت کی اس دولت سے نوازا اس سے بڑی کوئی دولت نہیں۔ ان کے اندر ایمان پیدا کیا، تاکہ وہ دیکھیں کہ اللہ کے سوا اس دنیا میں کوئی پرستش اور بندگی کے لائق نہیں اور اس کے سوا دنیا میں کسی کی حکومت نہیں۔ لیکن دوایسے خود رائیں اور نادان تھے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (بنی اسرائیل) کو لے جا رہے تھے ''فاتوا علی قوم یعکفون علیٰ اصنام لھم'' (دوایسے لوگوں کے پاس سے ہو کر گزرے کہ تو اپنے بتوں کے سامنے جھکے ہوئے تھے) انہوں نے دیکھا کہ کچھ لوگ ہیں جو ایک میلہ لگائے ہوئے ہیں، بازار لگا ہوا ہے، دوکانیں بھی ہوتی ہیں اور ہر طرف کے لوگ موجود ہیں، کچھ وہاں بت اور خوبصورتی معبود ہیں، وہاں عبادت بھی ہو رہی ہے اور تفریح بھی ہو رہی ہے، ایک جشن ہے، ایک رونق ہے، اس رونق کو دیکھ کر بنی اسرائیل کے ''منہ میں پانی'' بھر آیا، انہوں نے بے اختیار کہہ دیا: موسیٰ (اجعل لنا الٰہ کمالھم الٰھۃ) اے موسیٰ (یہ جھوٹی رونق کی چیز ہے) ہمارے لئے بھی کوئی ایسا خدا تجویز کر دیجئے۔ جیسا کہ ان کے پاس ہے تو آنکھوں سے نظر آنا چاہئے تھا اس کے قدموں میں گرنے چاہئے تھے اور ہمارے دلوں کو اس سے بچھڑ تو مائل ہو اور حساسی طور پر تسمہ کو اور اور لفظ آئے ''الہ کمالھم الٰھۃ'' ہمارے لئے بھی کوئی ایسا معبود تجویز کر دیجئے جیسے مشرکین کے کی معبود ہیں۔

اپنے وقت کے موحد اعظم موسیٰ علیہ السلام کا بلال ہے، بھاڑ دکا لفظ ہمیں تصور الا ئے کہ اس میں بھی کیتنی حروف ہیں اور کسی حد تک وہ صوتی طور پر بھی (بعض صوتی طور پر بھی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ جلال اور جوتا ترجمہ وہ ظاہر ہے کہ یعنی جوتی بناوٹ کا لی نہیں ہوتی بلکہ صوت کی بھی اس نے ہو وہ بھی فضول ہے اور اگر وہ غایت کوئی ضرورلازم ہا متعدی تو وہ کلام یا بات مصر ہے۔'' (انفاس عیسیٰ ص ۱۸۳)

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو کسی کوتاہی پر عار دلائی وہ مرنے سے پہلے اس گناہ میں مبتلا ہوگا۔''

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء نے فرمایا کہ اس حدیث میں وہ گناہ مراد ہے جس سے اس شخص نے توبہ کر لی ہو۔''

تشریح: زبان سے جو بے ہنگم کام سرزد ہوتے ہیں، ان میں سے ایک گناہ کسی مسلمان کو اس کے گناہ پر عار دلانا ہے اس حدیث میں اس گناہ کا وبال ذکر فرمایا ہے کہ ایسا شخص مرنے سے پہلے اس گناہ میں خود مبتلا ہو کر مرے گا۔ نعوذ باللہ!

یہاں یہ بات پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ کسی گنہگار کو گناہ چھوڑنے کی نصیحت اور تلقین کرنا دوسری بات ہے اور کسی مبتلائے گناہ کو اس کے گناہ پر عار دلانا دوسری چیز ہے، پہلی چیز امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ایک شعبہ ہے، جو بعض صورتوں میں واجب اور بعض میں مندوب ہے اور دوسری چیز کبیرگناہ شعبہ ہے، جو حرام ہے ان دونوں کے درمیان امتیاز کرنے علمی کام ہے۔

قدرات کا اقتدار بیان

لیکن اس سے قبل کہ ہم حضرت داؤد علیہ السلام کی معصوم ہستی کی زبانی یہ سننا چاہتے ہیں کہ دوسرے حقائقات پر اس نے حضرت داؤد علیہ السلام کی نسبت کیا کہا ہے اور ان کی پاک دامنی اور خدا ترسی کا کس انداز میں ذکر کیا ہے؟

توراۃ کے صحیفہ سموئیل میں ہے:

''جب تا تون (نبی) بادشاہ (داؤد) سے کہا: جا تو جو کچھ تیرے دل میں ہے کہ کیونکہ خدا وند تیرے ساتھ ہے۔

اور اسی رات کو ایسا ہوا کہ خدا وند کا کلام ناتن کو پہنچا۔ جا اور میرے بندہ داؤد سے کہہ خداوند یوں فرماتا ہے۔

سو اب تو میرے بندہ داؤد سے کہہ کہ رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ میں نے تجھے بھیڑ سالہ سے جہاں تو بکیڑ بکریوں کے پیچھے پیچھے پھرتا تھا لیا تاکہ تو میری قوم اسرائیل کا پیشوا ہو۔ (سموئیل (۲) باب ۷ آیت ۳ تا ۸)

اس نے میرے زور آور دشمن اور میرے عداوت رکھنے والوں سے مجھے چھڑایا کیونکہ میرے لئے نہایت زبردست تھے۔ وہ میری مصیبت کے دن مجھ پر آئے پر خداوند میرا سہارا تھا۔ وہ مجھے کشادہ جگہ میں نکال لایا۔ اس نے مجھے چھڑایا اس لئے کہ وہ مجھ سے خوش تھا۔ خداوند نے میری راستی کے مواقق مجھے جزا دی اور میرے ہاتھوں کی پاکیزگی کے مطابق مجھے بدلہ دیا۔

کیونکہ میں خداوند کی راہوں میں چلتا رہا اور شرارت سے اپنے خداوند سے الگ نہ ہوا کیونکہ اس کے سارے فیصلے میرے سامنے تھے اور میں اس کے آئین سے برگشتہ نہ ہوا۔ کیونکہ اس کے سارے فیصلے میرے سامنے تھے اور میں اس کے حضور کامل بھی رہا اور اپنی بدکاری سے باز رہا۔ اس لئے خداوند نے مجھے میری راستی کے مطابق اور میرے اس پاکیزگی کے مطابق جو اس کی نظر کے سامنے تھی بدلہ دیا۔ (سموئیل باب ۲۲ آیات ۵۱۔۲۵)

داؤد بن یسی کہتا ہے یعنی اس شخص کا کلام ہے جو سرفراز کیا گیا اور یعقوب کے خدا کا مسموح اور اسرائیل کا شیریں گو سازندہ ہے۔ خداوند کی روح نے میری معرفت کلام کیا اور اس کا سخن میری زبان پر تھا۔ (ایضاً باب ۲۳ آیات ۱۔۳)

سلیمان نے کہا تو نے اپنے خادم میرے باپ داؤد پر بڑا احسان کیا اس لئے کہ وہ تیرے حضور راستی اور صداقت اور تیرے ساتھ سیدھے دل سے چلتا رہا۔ (سلاطین (۱) باب ۳ آیت ۶)

اب اے خداوند اسرائیل کے خدا اپنے بندے میرے باپ داؤد کے ساتھ اس قول کو بھی پورا کر جو تو نے اس سے کہا تھا کہ تیرے پاس میرے حضور اسرائیل کے تخت پر بیٹھنے کے لئے آدمی کی کمی نہ ہوگی بشرطیکہ میری اولاد تیرے حضور چلنے اور اپنی راہ کی احتیاط کرے۔ (ایضاً باب ۲ آیت ۱۶)

حضرت داؤد علیہ السلام

پھر بھی میں ساری سلطنت کو چھین چھین کر تجھ کو دے دوں گا اور تیرے بندے داؤد کی خاطر اور یروشلم کی خاطر میں نے چنن لیا ہے اپنے لئے قبیلہ تیرے بیٹے کو دوں گا۔ (سلاطین (۱) باب ۱۱ آیت ۱۳)

اور ایسا ہوا کہ آرتوان سپہ سالار کو جن کو میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ تو اس کو سر کرے اور میرے آئین و احکام کو مانے جیسا میرے بندہ داؤد نے کیا تو میں تیرے ساتھ رہوں گا اور تیرے لئے لیک پائیدار گھر بناؤں گا۔ جیسا میں نے داؤد کے لئے بنایا اور اسرائیل کو تجھے دوں گا۔ (ایضاً باب ۱۱ آیت ۳۸)

تو تم ہمارا رات بھی قرارات ہی ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت داؤد کے مختار اور پسندیدہ بندے تھے۔ بلا واسطہ اس سے ہم کلام ہونے کا شرف رکھتے تھے۔ خدا کی شریعت کے کامل مطیع و فرماں بردار تھے۔ راست باز، پاکدامن اور باعظمت بزرگ تھے اور خدا کے دینے ہوئے ملک میں بنی اسرائیل کے امیر اور خلیفۃ اللہ تھے۔ ہر وقت خدا کی حفاظت و صیانت ان کی کفیل تھی۔ گویا برگزیدہ ''خلیفہ'' اور صاحب اقتدار ''حکمراں'' تھے۔ پس تمہیں کیا چاہئے کہ اہل کتاب تورات کے ان متعدد بیانات میں کس طرح تلبیق دیتے ہیں اور حضرت داؤد علیہ السلام کی شخصیت ان کی نگاہ میں کیا وقعت رکھتی ہے؟ اگر داؤد ''نبی'' یا اخلاق حسنہ سے متصف ''سنگ داؤد'' ہی تو جو تمہیں اور یاد دلانے تمہارے لئے اللہ کے یہاں سے ''سن دسلوی آتری اور تم پر کیتنے ہو کر، تمارے لئے ایسا جشن اور سیلہ اپنے، تمہاری محل پر چھڑ پڑے ہیں، تمہیں نظر نہیں آتا؟'' ''ان ھؤلاء متبر ما ھم فیہ و باطل ما کانوا یعملون'' یہ لوگ جس شغل میں پھنسے ہوئے ہیں وہ برباد ہونے والا ہے اور جو یہ کام کرتے ہیں سب بیہودہ ہیں'' تمہیں معلوم ہے کیا ہونے والا ہے، یہ سب ملیامیٹ ہو جائے گا تھوڑی دیر کی تفریح ہے، ہم تمہیں خدا کے دروازے ''آستانہ پر لائے تمہاری تربیت کی اور تمہارا حال یہ ہے کہ ایک مظہر تم نے دیکھا، ایک رونق تم نے دیکھی سب بھول گئے، اسے دنوں تک جو سنتی پڑا حقائق و ہمسفر ادمش گر گئے۔

غیرت نبوی کیسے اس کو برداشت کر سکتی تھی؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلال آگیا! آتا ہی چاہئے تھا اس لئے کہ وہ پیغمبر ہی تھے، کیونکہ ''لکم قوم تجھلون، ان ھؤلاء متبر ما ھم فیہ'' ارے یہ جو ہے اس سب پر بھاڑ و بکر جانے والی ہے، یہاں ''متبر'' کا جو لفظ ہے کوئی دوسرا لفظ اس کی بلاغت نہیں سکتا۔ اس میں جو تشدید ہے اور اس میں جو زور پیدا ہوا ہے، خصہ سا معلوم ہو رہا ہے وہ ''ان ھؤلاء ھالک'' ''ان ھؤلاء فاسد'' ''ان ھؤلاء فان'' نہیں یہ تو ہوسکتا ''ان ھؤلاء متبر'' کوئی چیز نہیں، ارے اس پر بھاڑ و بکر جانے والی ہے، بھاڑ دکا لفظ ہمیں تصور الا ئے کہ اس میں بھی کیتنی حروف ہیں اور کسی حد تک وہ صوتی طور پر بھی (بعض صوتی طور پر بھی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ جلال اور جوتا ترجمہ وہ ظاہر ہے کہ یعنی جوتی بناوٹ کا لی نہیں ہوتی بلکہ صوت کی بھی اس

حدیث ۳۷۶: اللہ تعالیٰ کسی فاسق و فاجر کے ذریعے سے دین کی مدد کرتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا ہم ایک جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے۔ آپ ﷺ نے ایک شخص، جو اسلام کا دعویدار تھا، کے متعلق فرمایا: یہ شخص جہنمی ہے۔ جب لڑائی شروع ہوئی تو اس نے بہت بے جگری سے جنگ کی۔ اس دوران وہ زخمی ہو گیا۔ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! جس کے متعلق آپ ﷺ نے جہنمی ہونے کا فرمایا تھا اس نے تو آج بہت سخت جنگ لڑی ہے اور وہ مر بھی چکا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ دوزخ میں گیا۔ قریب تھا کہ بعض لوگ شبہات میں مبتلا ہو جاتے۔ تب اسی حالت میں تھے کہ اچانک آواز آئی: وہ مرا نہیں بلکہ وہ سخت زخمی ہو گیا ہے۔ جب رات ہوئی تو اس نے زخموں کی تاب نہ لا کر خود کو ہلاک کر لیا۔ جب نبی کریم ﷺ کو اس صورت حال سے آگاہی ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا: جنت میں صرف مسلمان ہی جا سکیں گے اور اللہ کبھی فاسق و فاجر کے ذریعے سے بھی اپنے دین کی تائید فرما دیتا ہے۔

حدیث ۳۷۷: جو شخص مرد اور کی تقریری کے بغیر خود جنگ دامیر لشکر بن جائے جبکہ دشمن سے خطرہ ہو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اسامی جھنڈا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے پکڑا اور شہید ہو گیا۔ پھر اس جھنڈے کو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ میں لیا تو وہ بھی شہید ہو گئے۔ اب اسے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے تھام لیا تو یہ اور وہ بھی جام شہادت نوش کر گئے۔ آخر کار حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کسی نئی چابک کے بغیر علم اٹھا لیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح کا سامان مہیا کر دیا۔ میرے لیے یہ ان کے لیے کوئی خوشی کی بات نہیں کہ وہ ہمارے پاس زندہ ہوتے (کیونکہ شہادت کے بعد وہ جنت میں جا کر رہے ہیں)

راوی حدیث (حضرت انس رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ اس وقت آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

☆.....☆.....☆

حدیث ۳۷۸: آدھا آدمی بننے کا مرحلہ عورتوں کو اکرانا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنتیے لوگ بھی کلمہ اسلام پڑھتے ہیں لیکن ان کی مرحم تمارکی کے مرے سے ساتھ پیش کرو۔ چنانچہ ہم نے ایک ہزار پانچ صد مردوں کے ناظم بنے۔ پھر ہم نے (اپنے دل میں) کہا: کیا ہم اب بھی (کافروں سے) ڈریں، حالانکہ ہم چہ دو سو کی تعداد میں ہیں؟ پھر میں نے اپنی جماعت کو دیکھا کہ ہم اس قدر خوف و ہراس میں مبتلا تھے کہ ہم میں سے کوئی مارے خوف کے آکیلا ہی نماز پڑھ لیتا۔

حدیث ۳۷۹: عورت حج کے لیے اکیلی سفر نہ کرے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول اللہ! فلاں فلاں جنگ میں میرا نام لکھا گیا ہے جبکہ میری بیوی حج پر جانے کے لیے تیار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم واپس چلے جاؤ اور اپنی بیوی کے ہمراہ حج کرو۔

مشعل

ترجمہ: کتاب الجہاد..... صحیح بخاری

کلامِ ہادیٔ عالم ﷺ

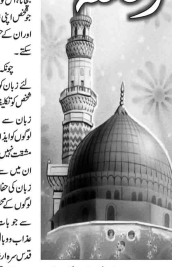

اور حضرت عمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی طویل روایت میں ہے:

ان احادیث مبارکہ میں زبان کی حفاظت کی تاکید ہے اور ذکر کا اپنی زبان اور ہاتھ کو کسی کی ایذا رسانی سے بچاتا ہے، ظاہر ہے کہ جو شخص اپنی زبان اور ہاتھ سے مسلمانوں کو ایذا نہ پہنچاتا ہو اور ان کے حقوق پامال کرتا ہو کیا اچھا مسلمان بن سکتا ہے۔

چونکہ زبان کا میدان ہاتھ سے زیادہ وسیع ہے اس لیے زبان کو پہلے ذکر فرمایا، کیونکہ ہاتھ سے تو صرف اسی شخص کو تکلیف پہنچائی جا سکتی ہے جو سامنے موجود ہو لیکن زبان سے، ماضی، حال اور مستقبل، حاضر و غائب سب لوگوں کو ایذا پہنچائی جا سکتی ہے۔ بد زبان بات نے میں کوئی مشقت نہیں، اس لیے زبان کے کنٹرول کا مقام بہت عام ہے اور ان میں سے بیشتر کا تعلق حقوق العباد سے ہے، اس لیے زبان کی حفاظت کی بہت ضرورت ہے کسی کی زبان سے لوگوں کے محفوظ رہنے کی اس ایک ہی صورت سے کہ زبان سے جو بات بھی کی سوچ سمجھ کر کیے اور آخرت کے عذاب و ثواب کی پیش نظر رکھے، حضرت سلیم اللہ سے قانونی تحت سرمارا شارفرمائے ہیں:

''یرقول اور بعض اعتبار کی کسی نہ کسی غایت کے لیے مطلب ہوتا ہے، بس ہر کلام اور بات میں یہ سوچنا چاہئے کہ اس کی غایت کیا ہے؟ جس کلام اور جس بات کی کچھ غایت نہ ہو، فضول ہے اور غایت معلوم ہو مگر مشتبہ ہو تو وہ بھی فضول ہے اور اگر وہ غایت کوئی ضرور لازم یا متعدی تو وہ کلام یا بات مصر ہے۔'' (انفاس عیسیٰ ص ۱۸۳)

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو کسی کوتاہی پر عار دلائی وہ مرنے سے پہلے اس گناہ میں مبتلا ہوگا۔''

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء نے فرمایا کہ اس حدیث میں وہ گناہ مراد ہے جس سے اس شخص نے توبہ کر لی ہو۔''

تشریح: زبان سے جو بے ہنگم کام سرزد ہوتے ہیں، ان میں سے ایک گناہ کسی مسلمان کو اس کے گناہ پر عار دلانا ہے اس حدیث میں اس گناہ کا وبال ذکر فرمایا ہے کہ ایسا شخص مرنے سے پہلے اس گناہ میں خود مبتلا ہو کر مرے گا۔ نعوذ باللہ!

یہاں یہ بات پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ کسی گنہگار کو گناہ چھوڑنے کی نصیحت اور تلقین کرنا دوسری بات ہے اور کسی مبتلائے گناہ کو اس کے گناہ پر عار دلانا دوسری چیز ہے، پہلی چیز امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ایک شعبہ ہے، جو بعض صورتوں میں واجب اور بعض میں مندوب ہے اور دوسری چیز کبیرگناہ شعبہ ہے، جو حرام ہے ان دونوں کے درمیان امتیاز کرنے علمی کام ہے۔

معارفِ نبوی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اعلیٰ دارالجنت دُسا جاتا ایک سو اخ و درجہ۔''

تشریح: اس حدیث کا مضمون یہ ہے کہ مومنین ایک سو اخ سے دو درجہ تک اعلیٰ جنت دُسا جاتا یعنی آدمی ایک دفعہ مرکھ کیا لیتا ہے لیکن دوبارہ دھوکر نہیں کھاتا، جس سوراخ سے ایک دفعہ ڈنک کھا چکا ہے دوبارہ اس سوراخ میں انگلی نہیں دے گا، جس شخص نے ایک مرتبہ دھوکہ کھا چکا ہے دوبارہ اس پر اعتماد نہیں کرے گا اور اس سے دھوکہ نہیں کھائے گا، مطلب یہ ہے کہ مسلمان کو صرف بے وقوف نہیں ہونا چاہئے بلکہ دانش مند اور عقلمند ہونا چاہئے تاکہ

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر P-483

ہفت روزہ القلم پشاور

WEEKLY ALQALAM-E-PESHAWAR

صفحات 8 قیمت 10 روپے

11 | 19-25 رجب المرجب 1437ھ بمطابق 29 اپریل تا 5 مئی 2016ء | 24

مدرسہ تعلیم القرآن لاکوٹ میں عظیم الشان اجتماع

حفاظ کی دستار بندی، علماء کے ایمان پرور بیانات

پروگرام کی انفرادیت کے باعث ذوق وشوق سے ملک بھر کے دور دراز علاقوں سے لوگوں اور علماء کی کثیر تعداد میں شرکت، مفتی عبدالرؤف اصغر مہمان خصوصی تھے

مدرسہ مولانا محمد مسعود از ہر حفظہ اللہ تعالیٰ کی توجہات سے محمد یوسف ایمر کی اور دیگر نظامی منازل تحسین وخوبی ترقی کی طرف گامزن ہے

ناظم مولانا محمد مسعود از ہر حفظہ اللہ تعالیٰ کی توجہات سے مدرسہ تعلیم القرآن لاکوٹ ایبٹ آباد کے سالانہ اجتماع، حفاظ کی دستار بندی، علمائے کرام کے ایمان پرور بیانات، حفاظ وقاری ودعوتی اور مدرسہ کی کارکردگی رپورٹ پیش کی گئی۔ طلبہ کے ایک وفد نے مدرسہ کی کارکردگی پیش کرنے اور اہل علاقہ کے لیے مدرسہ کی خدمات کے لیے دعائیں کرنے کے لیے علاقہ کا دورہ کیا۔ کرشمہ ساختن کی طرح اس سال بھی حفاظ اور قاری دستار بندی کی تقریب میں شریک ہوئے۔ مدرسہ کے طلبہ کی جانب سے پیش کردہ ایک خوبصورت ڈرامہ بھی پیش کیا گیا۔ اجتماع میں شرکت کے لیے دور دراز علاقوں سے آنے والے مہمانوں کی میزبانی کے فرائض سرانجام دیئے

www.alqalamonline.com

القلم پشاور

WEEKLY
AL-QALM-E-PESHAWAR

شاعر خان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس غلہ منڈی پشاور سے چھپوا کر مدیر سرحد ریاض پاڑہ پشاور صدر سے شائع کیا۔

دفتر کا پتہ: دکان نمبر UG/8A
ڈینٹر پلازہ سنٹر پشاور ریگیٹ
راولپنڈی دفتر فون فیکس: 051-4582224
alqalam_weekly@yahoo.com

بھارت کی پاکستان میں مداخلت پر حکومتی تشویش اور ساتھ ہی دوستی کی پیشکش!

پاک بھارت نہ ڈکارت ہے نہ چائنس اور اس سے دونوں ممالک کے کثیر مفادات جڑے ہوئے ہیں، اس کے کسی بھی ذی شعور کو سمجھنا کیسے نہیں ہو سکتا ہے؟

مگر جب خارجہ امور کے پردے میں ایک فریق اپنی ایسے مفادات کا تحفظ مقصود ہو تو کہا جا رہا ہو اور دوسرا فریق اپنے مفادات میں ہی نہیں بلکہ اپنی سلامتی کے امور سے بھی تعلقات رہنا چاہ رہا ہو تو کہا نہیں بلکہ شکست خوردگی کی علامت ہوتی ہے۔ کوئی ایسا ہی حال پاک بھارت ذکارات میں نظر آتا ہے۔ بھارت اور مقاتکو کا ہر دور کا رویہ ہے ہماری ہاتھ کھلی آنکھوں نظر آتے ہی بھارت دہارے حکمرانوں نے ہامعوام اور موجودہ حکومت نے بالخصوص پاکستان کے بارے سلامتی کے مخالف مداخلت پر نہ صرف یہ کہ ایک پاکستانی حاکم نے اعلانہ کوئی ناشائستہ رویہ اپنایا بلکہ ایسا مطالعات سے بالعموم اعراض برت کر بھارت کے برے مقصد اور ان کے عزائم کو مزید ہوا دی گئی اور کسی انتہائی بھونڈی بیان بازی یا بھی انتہائی کوئی اور آگر چہ یہی قیمت ہے کہ کبھی کبھار اصل حقیقت آشکار کرنے والا بھی بیان جاری ہو جاتا ہے۔

چنانچہ حال ہی میں پاکستان نے کراچی اور بلوچستان میں انڈین خفیہ ایجنسی را کی مبینہ مداخلت پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس طرح کی تخریبی سرگرمیاں تعلقات کو معمول پر لانے کی کوششوں کو متاثر کرتی ہیں۔ یہ بات پاکستان کے طرح خارجی کی جانب سے پاکستان کے سکیورٹی خانہ جہاد اور اس کے بھارتی کیم ہو منسب ایس سے پھنگر کے درمیان دفلی میں بابت جیسے بھارتی کے جیسے کیان میں کہی گئی ہے۔ طرز خارجہ کے بیان میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کے سکیورٹی خانہ جہ نے خلہ پتستان سے گرفتار ہونے والے انڈین جاسوس کلبھوشن یادو کے بارے میں پاکستان کی تشویش بھی سامنے آئی ہے کام کا آگاہ کیا۔ کیان میں کہا گیا ہے کہ ملاقات میں پاکستان نے بھارت پر زور دیا ہے کہ وہ ثبوت کی جامع ذکارات کا جلد از جلد حل ہونے چاہئیں۔ اس بیان میں ایک حوصلہ افزاء یہ خوبی بھی ہے کہ سکیورٹی خانہ امراز چدہری نے بھارتی حکام کی جانب سے سمجھوتہ ایکسپریس میں ہونے والے دھماکوں میں ملوث ملزمان کو ہارکر نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔

لیکن اسی کے ساتھ ہماری حکومت جس طرح بھارت کے ساتھ دوستی کی پیشکش بلاوجہ سے تو وہی کسی کمپری تشویش سے کم نہیں کہ جس طرح بھارت کو خوش کرنے کے لیے چاہ پہن کشمیر کے رائے لیے پھر لگ گیا جارہا ہے کہ گویا وہ کشمیر یا پاکستان کی طرف دگر نہیں بلکہ پاکستان بھارت کی ایک کالونی ہے اور یہاں بھارت کی طرح جمہوریت کشمیری کی آرزو کے والے جمہور شہروں کی آرزو یہ اس طرح کے لیے درست ہوسکتا ہے جو کشمیر کو اپنی طرف دگر کہتا ہے؟ جب بھارت کشمیر میں سات لاکھ آرمی رکھ کر شہر مدعی کی محسوس نہیں کر رہا تو پاکستان کشمیری چاہہ پہن کو ہے کیوں مرشدہ ہوا ہے؟ پاکستان کو چاہیے کہ بھارت کے ساتھ بات چیت ضرور کرے لیکن کشمیر سمیت امم معلطات کے حل کی ترتیج دے، وگرنہ ان معلطات کو ہارکر دوستی کی پیشکش بلاوجہ ثابتہ خود کمزوری کے لیے منفید ہے اور اپنی ملک وملت کے لیے!

بھارت کے چانکیائی اصول اور پاکستان پر ان کا اطلاق

یہ کون نہیں جانتا کہ پاکستان اور بھارت چاہے بیشی بھی دوستی کے دھرے کر لیں حقیقت میں دونوں ممالک کے درمیان فرت، بغض اور انتقام کا جذبہ ہی رہے گا۔ پاکستانی حکمرانوں نے بیشی بھارت سے دوستی کا نعرہ لگایا بلکہ بہت بڑے بڑے دھوکے بھی ہا۔ سکہ رانوں کو چاہیے کہ کسی بھی کام کے متعلق پالیسی بنانے سے پہلے اس ملک کے مکمل تظریات اور مقاتکو کو مدنظر رکھیں تاکہ نظامی پھلتی کرنے کی بجائے زہریلے ہوا ہیں اور اس کی فاتکاؤں کے درمیان گورکی رکیشن اور اسی خیلہ پر ان تعلقات استوار کریں۔

ہندوؤں کے بارے میں شرع ہی ہے یہ بات مشہور ہے کہ یہ ایک چالاک، خوغرض اور مطلبی قوم ہے جو تعصب، نفرت اور اشتعال انگیزی پھیلانے میں ماہر قرار دی جاتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بھارت متلی پر اپنگیڈ کے لحاظ سے دنیا میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتا۔ کوٹلیہ چانکیہ کی ارتھ شاستر سے لے کر رامائن اور دیگر ہندو مذہبی کتابوں میں غیر ہندوؤں کے ساتھ مکاری، دھوکہ دہی اور انہیں زیر کرنے کے دو طریقے بتائے گئے ہیں کہ جہاں ضمن شہود وگف رہ جاتے ہیں کہ کوئی ایسی بستی بسنے ہی جاسکتی ہے اور وہ بھی مذہب کا لبادہ اوڑھ کر۔ ہندو مذہب منافقت کے گنبد سے عتاب میں ڈوب کر مخالف کو زیر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہندوؤں کی فطرت ہے کہ خوشامد کو اپنا کرتا ہے اور خوبی اس کے ذرتہ ہے۔ خودی انوہیں پھیلا رہا ہے اور خود ہیں ان انہوں کو جگی ہان لیتا ہے۔

بھارت سے دوستی کا نعرہ لگانا بلکہ بہت بڑے بڑے دھوکے ہی ہا۔ سکہ رانوں کو چاہیے کہ کسی بھی ملک سے کسی مکمل متفقل پالیسی بنانے سے پہلے اس ملک کے مکمل تظریات اور مقاتکو کو مدنظر رکھیں تاکہ نظامی پھلتی کرنے کی بجائے زہریلے ہوا ہیں اور اس کی فاتکاؤں کے درمیان گورکی رکیشن اور اسی خیلہ پر ان تعلقات استوار کریں۔

ہندوؤں کے بارے میں شرع ہی ہے یہ بات مشہور ہے کہ یہ ایک چالاک، خوغرض اور مطلبی قوم ہے جو تعصب، نفرت اور اشتعال انگیزی پھیلانے میں ماہر قرار دی جاتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بھارت متلی پر اپنگیڈ کے لحاظ سے دنیا میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتا۔ کوٹلیہ چانکیہ کی ارتھ شاستر سے لے کر رامائن اور دیگر ہندو مذہبی کتابوں میں غیر ہندوؤں کے ساتھ مکاری، دھوکہ دہی اور انہیں زیر کرنے کے دو طریقے بتائے گئے ہیں کہ جہاں شہود وگف رہ جاتے ہیں کہ کوئی ایسی بستی بسنے ہی جاسکتی ہے اور وہ بھی مذہب کا لبادہ اوڑھ کر۔ ہندو مذہب منافقت کے گنبد سے عتاب میں ڈوب کر مخالف کو زیر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خودی انوہیں پھیلا رہا ہے اور خود ہیں ان انہوں کو جگی ہان لیتا ہے۔

بھارت سے دوستی کا نعرہ لگانا بلکہ بہت بڑے بڑے دھوکے ہی ہا۔ سکہ رانوں کو چاہیے کہ کسی بھی ملک سے کسی مکمل متفقل پالیسی بنانے سے پہلے اس ملک کے مکمل تظریات اور مقاتکو کو مدنظر رکھیں تاکہ نظامی پھلتی کرنے کی بجائے زہریلے ہوا ہیں اور اس کی فاتکاؤں کے درمیان گورکی رکیشن اور اسی خیلہ پر ان تعلقات استوار کریں

۹ معاشرت ومعاملات کے متعلق احکام وہدایات

محمد حق نواز

شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری

میاں بیوی کے تعلق میں یہ ضروری تھا کہ کسی ایک کو سربراہی کا درجہ دیا جائے اور اسی حساب سے اس پر ذمہ داریاں بھی ڈالی جائیں، اور ظاہر ہے کہ فطری برتری کے لحاظ سے اس کے لئے شوہر ہی زیادہ موزوں ہوسکتا تھا۔ چنانچہ شریعت محمدی ﷺ کو ہم کا سربراہ مردی قرار دیا گیا ہے، اور بیوی ذمہ داریاں اسی پر ڈالی گئی ہیں۔ اور عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ گھر کے سربراہ، شوہر اور اپنے سرتاج کی حیثیت سے شوہر کی بات مانیں، اور بیوی ہونے کی حیثیت سے ان کی جو خصوصی ذمہ داریاں ہیں ان کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں۔

اگر عورت شوہر کی اطاعت فرمانبرداری کے ساتھ گھر کی سربراہی کا درجہ اختیار کرے تو ظاہر ہے کہ اس کے نتیجہ میں پہلے تشکش اور پھر خانہ جنگی ہوگی، جو دونوں کی دینی ودنیوی بربادی کا باعث ہوگی۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو شوہروں کی اطاعت وفرمانبرداری اور خانہ داری کی تاکید کی فرمائی ہے، اور اس کا نظیم اجر وثواب بیان فرما کر تر غیب بھی دی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عورت جب پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرم آبرو کی حفاظت کرے اور شوہر کی فرمانبردار رہے تو پھر (قیامت کے دن) اسے (یہ کہہ) جنت کے جس دروازے سے چاہے اس میں داخل ہو''۔

(رواہ ابونعیم فی الحلیہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو عورت اس حالت میں دنیا سے جائے کہ اس کا شوہر اس سے راضی اور خوش ہو تو وہ جنت میں جائے گی''۔

(جامع ترمذی)

بیویوں کے ساتھ حسن سلوک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لوگو! بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کے بارے میں میری وصیت مانو، میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو، نرمی اور مدارت کا برتاؤ رکھو، ان کی تخلیق پہلی سے ہوئی ہے (جو قدرتی طور پر ٹیڑھی ہوتی ہے) اور زیادہ کی پہلی کے اوپر کے حصے میں ہوتی ہے، اگر تم ان ٹیڑھی پہلی کو (زبردستی) بالکل سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو وہ ٹوٹ جائے گی، اور اگر اسے یونہی اپنے حال پر چھوڑ دو گے (اور درست کرنے کی کوشش نہ کرو گے) تو پھر وہ بیشہ ویسی ہی ٹیڑھی رہے گی، اس لئے بیوی کے ساتھ بہتر سلوک کرنے کی میری وصیت قبول کرو''۔

(صحیح بخاری وصحیح مسلم)

اس حدیث مبارک میں عورتوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ ان کی تخلیق اور بناوٹ پہلی سے ہوئی ہے، یہ واقعہ کا بیان بھی ہوسکتا ہے اور اس کو ملاحظہ کرنے کا ایک انداز بھی کہا جاسکتا ہے۔ بہرصورت مقصود وہ عایہ ہے کہ عورتوں کی جبلت اور سرشت میں کچھ نہ کچھ کجی ہوتی ہے جیسے کہ آدمی کی پسلوں پہلی میں قدرتی طور پر کجی ہوتی ہے۔ آگے فرمایا گیا ہے کہ زیادہ کجی اس کے اوپر والے حصے میں ہوتی ہے، یہ غالباً اس طرف اشارہ ہے کہ عورت میں کجی پڑتے ہو۔۔۔ کیا پھر تمہیں سمجھے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ''۔ (سورۃ الصف)

اے ایمان والو! ۔۔۔۔ تم وہ بات کیوں کہتے ہو۔۔۔ جو تم کرتے نہیں ہو۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ بات بڑی ناراضی والی ہے کہ تم وہ بات کہو جو تم کرو۔۔۔

وہ جواب دے گا بے شک میں وہی کام کرتا رہتا تھا جن کا میں نے تمہیں حکم دیا تھا، میں تم کو منع کرتا تھا''۔

(الترغیب والترھیب)

(۳۳) حکم دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنانا

شریعت کی نظر میں یہی کمیرہ گناہ ہے۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے دوعلم حاصل کیا جس کا مقصد دنیا سے الٰہی ہے (یعنی علم دین) اور وہ یہ علم نہیں حاصل کیا مگر تھوڑی سی دنیا کے لئے کہ اس کے ساتھ دنیا کی تھوڑی دولت حاصل کرنا چاہتا ہے تو ایسا شخص جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا''۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان تین اشخاص کا ذکر ہے جن کو لائے جانے کا تو جہنم میں ڈال دیئے جانے کا حکم ہوا تھا ان میں سے ایک وہ تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ تو نے علم اس لئے حاصل کیا تھا کہ تجھے لوگ عالم صاحب وقاری صاحب کہیں اور یہ کہنا دنیا میں ہو چکا ہے۔ (مسلم)

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس عالم دین سے کوئی دینی معلومات پوچھی گئی جس کو وہ جانتا تھا اور اس نے چھپالی اور مخ معلومات فراہم نہیں کی تو قیامت کی دن جہنم کی آگ کی کیل اور لگام ڈال دی جائے گی''۔

(الترغیب والترھیب)

(۳۴) ماں باپ کے ظہر پر عمل کرنا

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس عالم دین سے کوئی دینی معلومات پوچھی گئی جس کو وہ جانتا تھا اور اس نے چھپالی اور مخ معلومات فراہم نہیں کی تو قیامت کی دن جہنم کی آگ کی کیل اور لگام ڈال دی جائے گی''۔

(الترغیب والترھیب)

(۳۵) ماں باپ کے ظہر پر عمل کرنا

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد

☆ ہم اپنی خواتین کی فکر کیوں نہیں کرتے؟ ۔۔۔۔ ان کی اصلاح پر توجہ کیوں نہیں دیتے؟ ۔۔۔۔ کیا ہم پر کچھ آپ کے نے فرض نہیں ہے؟ ۔۔۔۔ جی ہاں! اس کی وجہ دل میں ان کی صحیح قدر نہ ہونا ہے۔۔۔۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں عورت کا کیا مقام ہے؟ ۔۔۔۔ یہ چیز ہمیں ہماری نظروں سے اوجھل ہیں۔۔۔۔ ہم عورت کو ایک خادمہ، ایک ملازمہ اور ایک ذریعہ تسکین سے زیادہ مرتبہ دینے پر تیار ہی نہیں۔۔۔۔ ہم بیٹی کو ایک عورت، ماں کو ایک عورت، بہن کو ایک عورت اور بیوی کو ایک عورت تو سمجھتے ہیں۔۔۔۔ اور انہی مختلف عنوانوں سے انہیں ان کے حصے کی عزت بھی دیتے ہیں۔۔۔۔ لیکن اس حد سے آگے بڑھ کر یہ سمجھنا کہ وہ بھی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امتیہ اور ان کی بیٹیاں ہیں۔۔۔۔ وہ بھی اسلام کے احکامات کی مکلف ہیں۔۔۔۔ قرآن وسنت کی تعلیمیں ان کے لیے بھی ہیں۔۔۔۔ انہیں بھی جنت کی ضرورت ہے۔۔۔۔ اور جہنم سے بچنا ان کے بھی ضرورت ہے۔۔۔۔ یہ سب باتیں، بہت کم کسی کو ذہن میں آتی ہیں۔۔۔۔ حالانکہ قرآن وسنت میں خود کرنے سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ جنت کے احکامات کے فرق کے حوالیٰ تمام احکام وفرائض میں مرد وعورت بالکل برابر ہیں۔۔۔۔ اور جنت وجہنم، جزاو سزا اور ثواب وگناہ کے معیار اور معیدیں دونوں کے لئے ہیں۔۔۔۔ پانچ سورۃ آل عمران میں ارشاد خداوندی ہے۔۔۔۔

''چنانچہ ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کی (اور کہا) کہ: ''میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع نہیں کروں گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ تم سب آپس میں ایک جیسے ہو (الخ)۔۔۔۔ (آیت رقم، ۱۹۵)

سورۃ نحل میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں:

''جس شخص نے نیکی مومن ہونے کی حالت میں عمل کیا ہوگا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، ہم اسے پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور ایسے اولجوں کو ان کے بہترین اعمال کے مطابق ان کا اجر ضرور عطا کریں گے۔ (آیت ۹۷)

☆ اگر آپ خود اسا فور کریں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ بعض مطالعات میں اور بعض مقامات میں اللہ پاک نے عورتوں کو مردوں کی بھولی پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور عورتوں کی بھولی میں ایسی ایسی سعادتیں ذالی ہیں۔۔۔۔ جن پر ہمارا عقل ورشک کرسکتے ہیں۔۔۔۔ دو کون کون سی سعادتیں ہیں؟؟۔۔۔۔ تفصیل میں جائیں تو بات بہت لمبی ہوجائے گی۔۔۔۔ مختصراً اس بات کو سمجھنے کے لیے امیر الجاہلین، نبیہ اللہ فی الجہاد، حضرت امیر محترم داست برکاتہم العالیہ کا ایک ایمان افروز مکتوب ملاحظہ فرمالیں۔

مکتوب خادم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اللہ پاک امت مسلمہ پر رحم فرمائیں۔ جن بھائیوں نے نکل سے اپنے گھر کی خواتین کی اصلاح کی فکر شروع کردی ہے اور ان کے پیروں میں عورت ذات رہا نہ جاہلیت پر چلتی اور اس کے پیروں میں ہوتے ہوئے آواز کی آواز سنائی نہ فراتے ہیں زمانہ جاہلیت اسلام نے جس قدر شرم وحیا کی تعلیم دی تھی ہمارے معاشرے کی عورتیں اس کی قدر پہ حیائی اور بے شرمی اسلام کے رسول اس کی وجہ کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

''یہ اس وجہ سے ہے کہ تم عورتیں شکایت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری بہت کرتی ہو۔ (اس کے بعد) عورتیں اپنے اپنے زیوروں کی صدقہ کرنے لگیں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں کان کے بندے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں''۔

سورۃ النساء میں فرمایا:

''اور جو شخص نیک کام کرے گا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ مؤمن ہو، تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور کھجور کی گٹھلیوں کے شگاف برابر بھی ان پر ظلم نہ ہوگا۔ (آیت ۱۲۴)

اب آپ اللہ فرامین عالیہ میں غور کرکے بتائیے کہ کیا اللہ پاک نے کہیں کوئی فرق رکھا ہے؟۔۔۔۔ نہیں، ہرگز نہیں۔۔۔۔ آیات تو اور بھی بہت سی پیش کی جاسکتی ہیں، لیکن سمجھنے کے لیے اتنا بھی کافی ہے۔۔۔۔ لہٰذا خواتین کے دینی مقام کو سمجھیے۔۔۔۔ اور ان کو ان کا مقام اور حق دیجیے۔۔۔۔

ان کو صرف ایک بیٹی، یا ایک بہن، یا ایک بیوی نہ سمجھیے۔۔۔۔ بلکہ اس سے بڑھ کر انہیں بھی اللہ کی ''بندیاں'' چلیے۔۔۔۔ انہیں بھی حضور اکرم ﷺ کی ''امتیہ'' سمجھیے۔۔۔۔ نبی اکرم ﷺ جس طرح مردوں کے لیے نبی ہیں۔۔۔۔ اسی طرح عورتوں کے لیے بھی نبی ہیں۔۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے گرم آنسو صرف امت کے مردوں کے لیے نہیں بہے۔۔۔۔ امت کی عورتوں کے لیے بھی بہے ہیں۔۔۔۔ حضور سرور کائنات ﷺ نے جس طرح مردوں کو جہنم سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ تاکید عورتوں کو بھی جہنم سے بچنے کا حکم دیا ہے۔۔۔۔ ذرا جہنم تصور سے ملاحظہ دیکھیے اور اندازہ لگائیے کہ حضور ﷺ اپنی امت کی بیٹیوں کو جہنم سے بچانے کا کتنا درد رکھتے تھے۔

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عید کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے بلا اذان واقامت کے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی۔ پھر بلال نے سہارا لگا کر کھڑے ہوئے اور (حمد کرتے ہوئے) اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا اور اس کی اطاعت پر ابھارا لوگوں کو وعظ ونصیحت کرنے کے بعد آپ ﷺ عورتوں کی جانب تشریف لے گئے اور ان کو بھی وعظ ونصیحت کی اور فرمایا:

''اے عورتو! تم صدقہ، خیرات کیا کرو۔ اس لیے کہ تم میں سے اکثر جہنم کا ایندھن ہیں''۔

(یہ سن کر) عورتوں کے درمیان سے ایک ضعیف، کمزور عورت اٹھی جس کے گال پچکے ہوئے تھے، عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ ہم ہی جہنم کا ایندھن ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم لعنت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری بہت کرتی ہو۔ (اس کے بعد) عورتیں اپنے زیوروں کی صدقہ کرنے لگیں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں کان کے بندے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں''۔

(مسلم ج ۱ ص ۲۹۰)

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

☆ اگر آپ خود اسا فور کریں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ بعض مطالعات میں اور بعض مقامات میں اللہ پاک نے عورتوں کو مردوں کی بھولی پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور عورتوں کی بھولی میں ایسی ایسی سعادتیں ذالی ہیں۔۔۔۔ جن پر ہمارا عقل ورشک کرسکتے ہیں۔۔۔۔ دو کون کون سی سعادتیں ہیں؟؟۔۔۔۔ تفصیل میں جائیں تو بات بہت لمبی ہوجائے گی۔۔۔۔ مختصراً اس بات کو سمجھنے کے لیے امیر الجاہلین، نبیہ اللہ فی الجہاد، حضرت امیر محترم داست برکاتہم العالیہ کا ایک ایمان افروز مکتوب ملاحظہ فرمالیں۔

مکتوب خادم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اللہ پاک امت مسلمہ پر رحم فرمائیں۔ جن بھائیوں نے نکل سے اپنے گھر کی خواتین کی اصلاح کی فکر شروع کردی ہے اور ان کے پیروں میں عورت ذات رہا نہ جاہلیت پر چلتی اور اس کے پیروں میں ہوتے ہوئے آواز کی آواز سنائی نہ

۱۹ گناہوں کو پہچانیے..... اور پھر ان سے بچیے

شفیق الرحمٰن

(۳۶) مردوں کو تیز کرنے والی چیزوں کو پینے اور لگانے کی ممانعت

علامہ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

ارشاد ربانی ہے:

''اَتَاْتُوْنَ الذُّکْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَکُمْ رَبُّکُمْ مِّنْ اَزْوَاجِکُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ''۔ (سورۃ الشعرآء)

کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو۔۔۔ اور خود اپنے نفس کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو۔ کیا پھر تمہیں سمجھے۔

ارشاد باری تعالیٰ:

''یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ''۔ (سورۃ الصف)

اے ایمان والو! ۔۔۔۔ تم وہ بات کیوں کہتے ہو۔۔۔ جو تم کرتے نہیں ہو۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ بات بڑی ناراضی والی ہے کہ تم وہ بات کہو جو تم کرو۔۔۔

ارشاد ربانی ہے:

''اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْکِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ''۔ (سورۃ البقرۃ)

کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو۔۔۔ اور خود اپنے نفس کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو۔ کیا تم سمجھتے نہیں ہو۔

ارشاد رسول اللہ ﷺ:

''اے عورتو! تم صدقہ، خیرات کیا کرو۔ اس لیے کہ تم میں سے اکثر جہنم کا ایندھن ہیں''۔

(یہ سن کر) عورتوں کے درمیان سے ایک ضعیف، کمزور عورت اٹھی جس کے گال پچکے ہوئے تھے، عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ ہم ہی جہنم کا ایندھن ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم لعنت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری بہت کرتی ہو۔ (اس کے بعد) عورتیں اپنے زیوروں کی صدقہ کرنے لگیں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں کان کے بندے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں''۔

(مسلم ج ۱ ص ۲۹۰)

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

☆ اگر آپ خود اسا فور کریں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ بعض مطالعات میں اور بعض مقامات میں اللہ پاک نے عورتوں کو مردوں کی بھولی پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور عورتوں کی بھولی میں ایسی ایسی سعادتیں ذالی ہیں۔۔۔۔ جن پر ہمارا عقل ورشک کرسکتے ہیں۔۔۔۔ دو کون کون سی سعادتیں ہیں؟؟۔۔۔۔ تفصیل میں جائیں تو بات بہت لمبی ہوجائے گی۔۔۔۔ مختصراً اس بات کو سمجھنے کے لیے امیر الجاہلین، نبیہ اللہ فی الجہاد، حضرت امیر محترم داست برکاتہم العالیہ کا ایک ایمان افروز مکتوب ملاحظہ فرمالیں۔

مکتوب خادم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اللہ پاک امت مسلمہ پر رحم فرمائیں۔ جن بھائیوں نے نکل سے اپنے گھر کی خواتین کی اصلاح کی فکر شروع کردی ہے اور ان کے پیروں میں عورت ذات رہا نہ جاہلیت پر چلتی اور اس کے پیروں میں ہوتے ہوئے آواز کی آواز سنائی نہ

بھارت مقبوضہ وادی میں بھی تحریک حق کی کارروائیوں سے انتہائی خوفزدہ کشمیری

ہندو نواز اور پھاڑ دو واقعات پر بھرپور تحریک چلائی جاسکتی ہے، سکیولر اداروں کو حریت رہنماؤں پر کڑی نظر رکھنے کی ہدایت

پرٹیک (کبیر نیوز) بھارتی وزارت داخلہ نے مقبوضہ کشمیر کی نیم فوجی تنظیموں کو کشمیر میں کارروائیوں کی ہدایت کی ہے۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق بھارت خود مقبوضہ وادی میں کارروائیوں کی ہدایت دے رہا ہے تاکہ وادی کو آزادی کی جاری تحریک سے دور رکھا جاسکے۔ بھارتی وزارت داخلہ کی ہدایت کے مطابق بھارتی فورسز کو ہندو نواز اور پھاڑ دو واقعات کو بنیاد بنا کر وادی میں بھرپور تحریک چلانے کی کوشش کرنی ہوگی۔ بھارتی خفیہ اداروں کو ان اطلاعات سے بھارتی حکومت انتہائی خوف زدہ ہے کہ وادی میں بھارت کے خلاف جاری تحریک کو کس طرح روکا جائے۔ بھارتی فوج کو ہدایت کی گئی ہے کہ وادی کی تحریک کو سبوتاژ کرنے کے لئے ہندو نواز اور پھاڑ دو واقعات کو بنیاد بنا کر وادی میں بھرپور تحریک چلائی جاسکتی ہے، سکیولر اداروں کو حریت رہنماؤں پر کڑی نظر رکھنے کی ہدایت ہے۔ بھارتی وزارت داخلہ کے مطابق بھارتی فورسز کو ہندو نواز اور پھاڑ دو واقعات کو بنیاد بنا کر وادی میں بھرپور تحریک چلانے کی کوشش کرنی ہوگی۔ بھارتی خفیہ اداروں کی رپورٹ کے مطابق بھارتی وزارت داخلہ نے بھارتی فورسز کو ہدایت کی ہے کہ وادی میں بھارت کے خلاف جاری تحریک کو کس طرح روکا جاسکتا ہے۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق بھارت خود مقبوضہ وادی میں بھارت کے خلاف جاری تحریک کو سبوتاژ کرنے کی ہدایت دے رہا ہے۔

زلزلے، سیلاب اور سونامی کی پیشگی انتباہ دینے والا نظام امریکہ میں نصب

واشنگٹن (نیوز ایجنسی) امریکہ نے زلزلے، سیلاب اور سونامی جیسی قدرتی آفات کا پیشگی انتباہ جاری کرنے والا سسٹم کیلئے فنڈ مختص کر دیا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بروقت خبردار کرنے والی پیشگی انتباہ جاری کیے جانے سے دنیا کی جانیں بچائی جا سکتی ہیں۔

پناہ گزینوں کو اسٹریلیا جانیوالے 2 برطانوی، ایک بھارتی گرفتار

کاروں میں پاکستانی بھی سوار تھے، سرحد بند ہونے کے بعد ان میں تاریک راہوں کے متلاشی

برلن (نیوز ایجنسی) پناہ گزینوں کو اسٹریلیا پہنچانے والے دو برطانوی اور ایک بھارتی کو جرمنی میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جرمنی پولیس کے مطابق ان پر الزام ہے کہ انہوں نے شامی اور افغان باشندوں سمیت 11 پناہ گزینوں کو سرحد پار کرانے کی کوشش کی تھی۔ ان کے دو ساتھی ایک ایک بھارتی اور ایک برطانوی شہری ہیں۔ ایجنڈا کا ان میں شامی اور افغان باشندوں سمیت 11 پناہ گزینوں کو سرحد پار کرانے کی کوشش کی تھی۔ ان کے دو ساتھی ایک ایک بھارتی شہری اور ایک برطانوی شہری ہیں۔ ایجنڈا کا ان میں شامی اور افغان باشندوں سمیت 11 تعداد کو آسٹریا کی طرف بھیجنا تھا۔ ان میں پاکستانی اور صومالی باشندے بھی شامل تھے۔ جرمنی اور آسٹریا کو ملانے والے موٹر وے پر سامانوں کی تلاشی کے دوران یہ پناہ گزینوں کو اسٹریلیا پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ جس کے بعد ان پر جرمن سرحد کی خلاف ورزی کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ جرمن پولیس کے مطابق ان کے ساتھ ایک بھارتی شہری بھی گرفتار ہوا ہے۔ جس کے بعد ان پر جرمن سرحد کی خلاف ورزی کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

بھارت کو خوش کرنے کیلئے کیا گیا، 33 کروڑ کا ڈیم اسٹیٹر

پانی کی قلت کے سلسلے میں ابھی بعض ریاستوں کی رپورٹس دستیاب نہیں، متاثرین کی تعداد موجودہ کہیں زیادہ ہوسکتی ہے

ریاست مہاراشٹر پانی کی قلت پیدا ہوگئی، بیشتر علاقوں میں شدید گرمی کی لپیٹ، درجہ حرارت 40 سینٹی گریڈ تک پہنچ گیا، مکام

نئی دہلی (نیوز ایجنسی) بھارتی حکومت نے سپریم کورٹ کو بتایا ہے کہ ملک کے 256 اضلاع میں پانی کی قلت ہے اور تقریباً 33 کروڑ لوگ اس بدترین قحط سے متاثر ہوئے ہیں۔ سپریم کورٹ میں بھارتی وزارت داخلہ کی طرف سے دائر کی گئی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ملک کے سلسلے میں بھی بعض ریاستوں کی طرف سے رپورٹس موصول نہیں ہوئی ہیں۔ ایک تیلنگانہ میں ریاستوں کی رپورٹ کے مطابق 10 اضلاع میں قحط کی صورت حال ہے اور درجہ حرارت اپریل کے مہینے میں 40 سینٹی گریڈ سے اوپر رہا ہے۔ بیشتر دیہی علاقوں میں پینے کا پانی میسر نہیں ہے۔ بھارت کا زیادہ تر انحصار مون سون کی بارشوں پر ہے اور گذشتہ دو برس سے مسلسل شدید بارش نہیں ہوئی۔ قومی سطح پر صورت حال ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب سے نیلوا ہائیڈرو پاور پروجیکٹ کے بند کو بند کیا گیا ہے۔ دہلی سے جاری ہونے والے بیان میں کہا گیا ہے کہ پروجیکٹ میں پانی کی سطح 1000 فیٹ سے کم ہو کر 900 فیٹ ہو گئی ہے۔ پانی کی سطح کو 1000 فیٹ تک لانے کے لئے ڈیم کے دروازے کھولنے پڑیں گے۔ ڈیم کے دروازے کھولنے کے بعد دھان اگانے والے کسانوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ریاستوں میں سے ریاست مہاراشٹر نے پانی کی قلت کے سبب کئی آئی پی ایل میچ کینسل کر دیئے ہیں۔ دوسری طرف ریاست مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیوندر فڈنویس نے کہا ہے کہ پانی کی قلت کے سلسلے میں بھارت کے بیشتر علاقوں میں شدید گرمی کی لپیٹ میں ہے،

تحفۃ القلم

قلم پشاور — WEEKLY TAHFATUL-QALAM PESHAWAR

افکارِ اکابر

دینِ اسلام کیا ہے؟

غرض زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کے لئے اسلام کے جیرت انگیز نظام ہدایت میں ارشادات وہدایات کا کافی وشافی سرمایہ موجود نہ ہو، دین اسلام کا خزانہ عامرہ وافر تمام جواہرات اور قیمتی لعل وگہر سے مالا مال ہے جو انسانیت کی فلاح وبہبود کے لئے درکار ہیں اور جس سے دنیا گھر کے "لاموں" کا امن خانہ ہے، اسلام کوئی ضرورت نہیں کہ وہ پلیس وعدالت اور جیل وانجنیر کے دروازے پر جا کر بھیک مانگے یا کسی سرمایہ دارانہ نظام کا دروازہ کھٹکھٹائے، اسلام علیم وخبیر اور سمیع وبصیر رب العالمین کا دین ہے، جو مخلقا، مکملا کے ذہنی ادراک کا نتیجہ نہیں، نہ قانون سازاداروں کی دماغی کاوشوں کا ثمرہ ہے، یہ اس علیم وخبیر کی قدرت کاملہ اور رحمتِ کاملہ کا ظہور ہے جو ہر دور، ہر زمانہ، ہر قوم اور ہر ملک کے انسانوں کا خالق ہے، جو پوری انسانیت کے مخفی امراض سے باخبر اس کی واقعی ضروریات سے واقف اور اس کی دقیق نفسیات کا رازدان ہے۔

(بصائر وعبر، ص:۲۰۰)

معارفِ جہاد

کافروں کیلئے تنبیہ

مسلمان جب غالب ہوتو وہ کفار کے لئے بدایت اور رحمت کا ذریعہ بن جاتا ہے کہ کافر اس کی حالت دیکھ کر ایمان کی طرف راغب ہوتے ہیں لیکن اگر مسلمان مغلوب اور غلام ہو تو اس کی یہ حالت کافروں کے لئے فتنہ بن جاتی ہے۔ وہ جب اس کی کمزوری اور غیاری ذلت دیکھتے ہیں تو انہیں اپنے کفر کی حقانیت کا یقین ہونے لگتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے غلط عقیدے اور مذہب پر اور زیادہ پختہ ہوجاتے ہیں۔ جس طرح آج کل کے کفر کی حالت ہے کہ وہ کہتے ہیں "ہم بہت اچھے ہیں اس لئے کہ ہم مسلمان نہیں" (نعوذ باللہ)۔(رنگ ونور جلد ۵، ص:۳۸)

روح کی چیخ وپکار

اللہ تعالیٰ کے راستے کی مدد دیکھنے میں بظاہر تکلیف اٹھانی حقیقت میں اتنی "آسان" ہوتی ہے..... ہم گرا، گولی لگی اور استقبال شروع ہوا، کوئی انتظار اور کوئی ڈر اور خوف..... جب کہ ہپتالوں کی موت سے اللہ تعالیٰ بچائے..... شاندار کمرے، ٹھنڈی ہوئی نرسیں، گھبرائے ہوئے ڈاکٹر، روتے ہوئے اہل خانہ، سسکتی ہوئی حسرتیں اور نرس نرس کرنے والی روح..... اللہ پاک ہم سب کا انجام ایمان پر فرمائے..... دوسری طرف ہم گرا اور روح نے خوشی کی چھلانگ لگادی۔(رنگ ونور جلد ۵، ص:۱۲۲)

عہدِ زریں

بقرش دھلسان بن عفان رضی اللہ عنہ

تقسیمِ مہم کا ایک شعبہ ہے، اسلام کے آغاز میں ملک مصر میں رومیوں کی حکومت اور غلبہ تھا جسے مسلمانوں کے جہاد نے ختم کر کے وہاں تمام بڑے بڑے شہروں اور چھوٹے علاقوں پر کئی اسلامی پرچم لہرا دیئے تھے۔

لیکن رومیوں کو اسلام کی یہ فتح نہیں بھائی تھی اس لئے اپنا لشکر لے کر روانہ ہوئے تو دونوں لشکروں کا مقابلہ بلبیس ہی شہر میں ہوا۔

دونوں لشکروں میں زوردار جنگ ہوئی۔ جنگ کا پانسہ پلٹنے کے لئے مسلمان سپہ سالار حضرت عمرو رضی اللہ عنہ خود رومیوں کے لشکروں کے بیچ گھس گئے اور اتنا قتال کیا کہ ان کا گھوڑا بھی مارا گیا۔ اس کے بعد وہ پیدل دستوں میں شامل ہو کر مردانہ وار قتال کرنے لگے۔ مسلمانوں نے جب اپنے امیر کی یہ بہادری اور ہمت دیکھی تو وہ بھی ایک نئے ولولے کے ساتھ کافر رومیوں پر ٹوٹ پڑے اور بالآخر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی اور وہی واپس اسکندریہ چلے گئے۔

☆.....☆.....☆

معرکہ مقوقس

ہمارے لئے مقاوقس چاپلوسی مولیٰ بنتا جیں کردیا کرتے تھے۔

چنانچہ ایک روز سپہ سالار متوقیل اٹھی نے ادا اسکندریہ میں فساد برپا کیا اور پھر وہاں سے نکل کر اس پاس کے علاقوں میں فساد پھیلانا ہوا تھیوں شہر تک پہنچ گیا۔

ادھر جب مسلمان اس کے فساد کا خاتمہ کرنے لئے مقاوقس کو پھولی مولیٰ بنتا جیں کردیا کرتے تھے۔

چنانچہ ایک روز سپہ سالار متوقیل اٹھی نے ادا اسکندریہ میں فساد برپا کیا اور پھر وہاں سے نکل کر اس پاس کے علاقوں میں فساد پھیلانا ہوا تھیوں شہر تک پہنچ گیا۔

لیکن رومیوں کو اسلام کی یہ فتح نہیں بھائی تھی اس

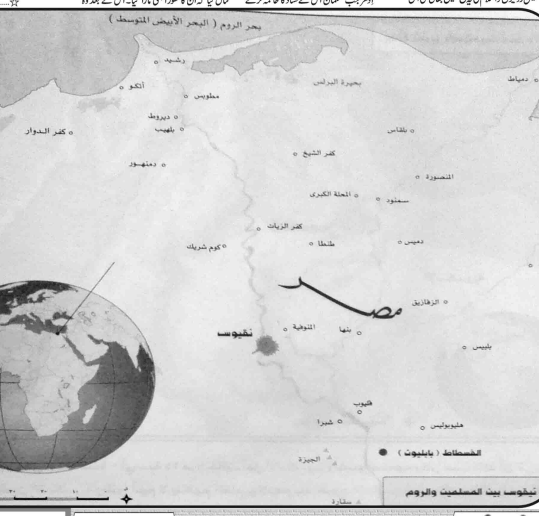

تابندہ ستارے

34

سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ

ابوحفصہ

اس واقعہ کے بعد جوسلین نورس تک طلب کے قید خانے میں زندہ رہا، اس دوران وہ اپنی بصارت سے ہاتھ دھو بیٹھا اور ۱۱۵۸ء میں نہایت کسمپرسی کے عالم میں ایڈیاں رگڑ رگڑ کر مرگیا۔ اس طیشاں سیرت انسان نے اپنے زمانہ اقتدار میں مسلمانوں پر جو بے پناہ مظالم ڈھائے تھے، قدرت نے ان کی عبرتناک سزا اس کو اسی دنیا کے آپ وگل میں دی۔ د.فاعتبروا یاولی الابصار

فتوحات کا سیلاب

جوسلین کی گرفتاری کے بعد سلطان نورالدین نے ریاست ایڈیسے باقی علاقوں کی طرف (جن پر جوسلین اور دوسرے عیسائی سرداروں نے قبضہ کر رکھا تھا) فاتحانہ پیش قدمی شروع کردی۔ عیسائیوں کی مدد کے لئے اگر پرتگیزوں کی کئی جماعتیں پہنچ گئیں اور حکومت انطاکیہ نے بھی ان کو بھرپور مدد دی لیکن نورالدین کی فتوحات کا سیلاب ساری رکاوٹوں کو بہا کر لے گیا۔ عیسائیوں کو شکستوں پر شکستیں ہوئیں اور بہت تھوڑے عرصہ کے اندر سلطان نے ان سے قورس، آل خالد، کفرسب، راوندن، مرعش، داداندار، برج الرصاص، عین تاب، نہرالجوز، حصن الباروہ وغیرہ کے قلعے چھین لیے اور پھر ان کے سب سے مضبوط گڑھ "جلعک" کی طرف بڑھا۔ جلعک کے قلعہ میں ہزاروں عیسائی جمگھٹ لگائے تھے اور ان کی مدد کے لیے شام کے مختلف علاقوں سے بھی عیسائیوں کی ایک کثیر تعداد آپہنچی تھی۔

قلعہ کی ضلیعیں نہایت مضبوط تھیں اور عیسائیوں نے اس کی حفاظت کے لیے بڑی تیاری کر رکھی تھی۔ نورالدین نے قلعہ کا محاصرہ کیا تو جلعک کے عیسائیوں نے اس کی فوج پر پتھروں اور تیروں کی بارش کردی۔ مسلمان مجبور ہوکر قلعہ کی فصیلوں سے دور ہٹ گئے۔

اب سلطان نے قلعہ کے چاروں جانب منجنیقیں نصب کرادیں اور ان سے ایسی شدید سنگباری کی کہ قلعہ کی فصیلیں منہدم ہونے لگیں اور عیسائی بلبلا اٹھے۔ سلطان کے سپاہی قلعہ کی فصیل پر چڑھ گئے اور سلطان تکبیر بلند کرتے ہوئے قلعہ میں داخل ہوگئے۔ عیسائی بقیہ راستوں سے بھاگ نکلے اور قریب کے ایک دوسرے قلعہ دلوکا میں جا کر پناہ لی۔ سلطان جلعک پر اپنا پرچم لہرا کر دلوکا کی طرف بڑھا اور چند دن کے محاصرہ کے بعد اس پر بھی اپنا پرچم لہرا کر ظلم ختم کردیا۔ سلطان کی مسلسل فتوحات نے عیسائیوں کی ہمتیں پست کردیں اور وہ اس کے نام سے خوفزدہ ہونے لگے۔ دوسری طرف مسلمانوں نے سمجھ لیا کہ نورالدین انسان کے بھیس میں فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ان کو عیسائیوں کے چنگل سے چھڑانے کے لئے بھیجا ہے۔

فتح قتل باشر

دلوکا کی فتح کے بعد نورالدین عیسائیوں کے مضبوط ترین قلعہ قتل باشر کی طرف متوجہ ہوا۔ قتل باشر کے عیسائی مدتوں سے مسلمانوں کے خلاف لڑ رہے تھے اور اب وقت آگیا تھا کہ ہمیشہ کے لیے ان کا سر کچل دیا جائے۔ ان لوگوں کو جرئی سلطان کے ارادوں کا علم ہوا تو انہوں نے ایک مجلس مشاورت منعقد کی اور کافی بحث وتکرار کے بعد فیصلہ کیا کہ سلطان کی اطاعت قبول کرلی جائے کیونکہ اس کی زبردست قوت سے گھبرا کر ان کے دس کی بات نہیں، چنانچہ انہوں نے اپنے سرکردہ آدمیوں پر مشتمل ایک سفارت مرتب کی اور اس کو سلطان کی خدمت میں شرائط صلح طے کرنے کے لیے بھیجا، چونکہ ان لوگوں نے بغیر لڑے بھڑے سلطان کی اطاعت کا اقرار کرلیا اس لیے رحم دل سلطان نے ان کے ساتھ نہایت فراخ دلی کا برتاؤ کیا اور بدلے ناہم جزیہ کے محض صرف ان کی جان ومال کی حفاظت کی ضمانت دی بلکہ ان کو عام شہریوں جیسے حقوق شہریت مرحمت فرمائے۔ یہ صلح نامہ ۲۵ ربیع الاول ۵۴۷ھ/۱۱۵۱ء کو مرتب ہوا اور عیسائی سفارت بڑی مطمئن ہوکر اپنے وطن کو واپس گئی۔

مغربی مورخین اعتراف کرتے ہیں کہ سلطان نور الدین کا سلوک اطاعت قبول کرلینے والے عیسائیوں کے ساتھ بہت فراخدلانہ ہوتا تھا۔ ان میں اور مسلمانوں میں صرف اتفاق ہوتا تھا کہ مسلمانوں سے ذمی خدمت لی جاتی تھی اور خراج سے مستثنیٰ تھے۔ دوسری قومیں بالخصوص عیسائیوں سے معمولی جزیہ لیا جاتا تھا اور ان کو فوجی خدمت سے مستثنیٰ کردیا جاتا تھا۔ یہ عیسائیوں کی کوتاہ اندیشی تھی کہ وہ اس کے خلاف موقع پا کر اٹھ کھڑے ہوتے تھے اور سلطان کے خلاف ان کے بغض وعناد کی بظاہر کوئی معقول وجہ نہ تھی۔

دمشق پر دوسرا حملہ

امیر مجیر الدین والی دمشق نے ۵۵۵ھ/۱۱۵۰ء میں سلطان نورالدین سے بعض شرائط صلح کرلی تھی لیکن وہ بہت جلد اپنے عہد پیمان سے منحرف ہوگیا اور ۵۴۶ھ/۱۱۵۱ء میں عیسائی اُمراء سے ساز باز کرلی۔ ایک دو موقعوں پر جب نورالدین نے اس کو اپنی فوج جہاد پر بھیجنے کے لیے لکھا تو وہ اس کے ۱۰ کم ۵ جلد سے ٹال گیا۔

سلطان کے دل میں اسی وقت اس کی طرف سے کھٹک پیدا ہوگئی لیکن اس نے صبر سے کام لیا۔ چند دن بعد جب اس کے وقائع نگاروں نے اس خبر کی تصدیق کردی کہ مجیر الدین نے درپردہ عیسائیوں کے ساتھ باہمی امداد وتعاون کا معاہدہ کرلیا ہے تو اس کا پیمانہ صبر لبریز ہوگیا اور وہ محرم ۵۴۶ھ/۱۱۵۱ء کے عشرۂ اول میں ایک زبردست فوج کے ساتھ جلب سے دمشق کی طرف کوچ کر پڑا اور بڑی تیزی سے منزلیں مارتا ہوا مضافات دمشق میں ارض مذارا کے مقام پر آکر خیمہ زن ہوگیا۔

☆.....☆.....☆

روشن ماضی

حضرت امام شیبانی رحمہ اللہ

ابومحمد

قاضی ہارون حسن بن زیاد نے گول مول فیصلہ دیا، قاضی ابو الاخنری دہب نے خلیفہ کی مرضی کے مطابق فیصلہ دیا لیکن امام محمد شیبانی رحمۃ اللہ علیہ نے پوری جرأت کے ساتھ اظہار حق کیا اور زوردار لفظوں میں خلیفہ کی مخالفت کرتے ہوئے کہا: یحیٰی بن عبداللہ کو خلیفہ کی طرف سے امان ملی تھی یہ اس امان کو توڑ کر ان کو قتل کرانا کسی طرح بھی جائز نہیں ہے۔

یہ فیصلہ خلیفہ کی مصلحت کے خلاف تھا اس لئے وہ بہت ناراض ہوا، اس نے حکم دیا کہ امام شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کو مجدداً قضا سے برطرف کیا جاتا ہے، اب انہیں فتویٰ دینے کا کوئی حق نہ ہوگا، نیز ان کو تعزیر سخت کی سزا معین کی جاتی ہے۔ اپنی حق گوئی کی وجہ سے امام شیبانی رحمۃ اللہ علیہ خود تو قید خانے میں چلے گئے مگر خلیفہ یحیٰی بن عبداللہ کو قتل نہ کرا سکا۔

امام محمد شیبانی کی حق گوئی کی وجہ سے مجدداً قضا یحیٰی کیا گیا لیکن اس حق گوئی کی وجہ سے دوبارہ جلد ہی ان کو یہ عہدہ ملوا دیا گیا..... ہوا یہ کہ ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید کی بیوی اُمّ جعفر نے کوئی جائداد وقف کرنے کا ارادہ کیا۔ اس نے امام محمد شیبانی رحمۃ اللہ علیہ سے وقف نامہ مرتب دینے کو کہا۔

انہوں نے اس کو ترتیب دینے سے صاف انکار کردیا۔ اور فرمایا: مجھے خلیفہ نے فتویٰ دینے سے روک دیا ہے۔ پھر مجھے وقف نامہ ترتیب دینے کا اختیار کس طرح حاصل ہوسکتا ہے۔

اُمّ جعفر نے خلیفہ سے بات کی۔ امام شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کو فتویٰ دینے کی اجازت دوبارہ دے دی گئی۔ یہ نے اعزاز واکرام کے ساتھ قاضی القضاۃ کا عہدہ بھی دوبارہ پیش کیا گیا جس پر وہ آخر تک فائز رہے۔

خلیفہ یا اس کی بیوی کی یہ خدمت بھی امام شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی حق گوئی وبیباکی کو متاثر نہ کرسکی۔ وہ اپنے عہدۂ خلافت کو برقرار رکھنے کی پوری کوشش کرتے تھے۔

ایک دن امام شیبانی رحمۃ اللہ علیہ دوسرے علماء کے ساتھ ہارون عکّلی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتفاق سے اسی وقت ہارون رشید بھی آگیا، تمام حاضرین اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوگئے لیکن امام محمد شیبانی رحمۃ اللہ علیہ اس کی عظمت وشان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے اس سے جنگ کیوں نہیں کی؟ ان کا کوئی اعتراض نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے باز پرس عملی کی تھی۔

☆.....☆.....☆

عجائبِ قدرت

زرافہ

اُشترگاؤ پنگ: اس کا سر لومڑ کے سرے مشابہ ہوتا ہے اور گاؤ کی طرح سینگ اور پنگ کی ہم صورت پوست اور گاؤ کے مانند م۔ گردن نہایت طویل ہوتی ہے اور دونوں ہاتھ پر نسبت دونوں پیروں کے لمبے اور دم مانند آہو کے۔ کہتے ہیں کہ اس کی نسل ناقہ حبشیہ اور گاؤ دشتی سے ہوتی ہے۔ بکثار جس کو ہندی میں بنڈار کہتے ہیں وہ اونٹنی سے بنفت ہوتا ہے پس اس کا پٹھ اگر اُشتر ہو اور گاؤ دشتیہ سے بنفت ہوا ہے جو چیتہ ہو اس کو زرافہ کہتے ہیں۔ ملیماب تکیم کہتا ہے کہ عقلا استحالہ کی نزدیک جنوب کی طرف موسم تابستان میں قحط تم کے حیوانات اب دریا فراہم ہوتے ہیں، کثرت تعفّن میں ہم چشمی کا خیال جاتا رہتا ہے وہاں تعفّنی کھانے نہ زرافہ پیدا ہوتا ہے اور صبح اور دونوں ہاتھ پر نسبت دونوں پیروں کے لمبے اور دم مانند آہو کے۔ کہتے ہیں کہ اس کی نسل ناقہ حبشیہ اور گاؤ دشتی سے ہوتی ہے۔ بکثار جس کو ہندی میں بنڈار کہتے ہیں وہ اونٹنی سے بنفت ہوتا ہے پس اس کا پٹھ اگر اُشتر ہو اور گاؤ دشتیہ سے بنفت ہوا ہے جو چیتہ ہو اس کو زرافہ کہتے ہیں۔ ملیماب تکیم کہتا ہے کہ عقلا استحالہ کی نزدیک جنوب کی طرف موسم تابستان میں قحط تم کے حیوانات اب دریا فراہم ہوتے ہیں، کثرت تعفّن میں ہم چشمی کا خیال جاتا رہتا ہے وہاں تعفّنی کھانے نہ زرافہ پیدا ہوتا ہے اور صبح اور عصار ہی وہیں پیدا ہوتا ہے۔ صبح ہی جو گرگ کا پیٹ کھاتا ہے وہاں کثرت رنج سے مکاف دیگر کو چھ چھ سات سات سے بوا اور عصار جو کھاتا کا پیٹ گرگ سے ہوا، زرافہ اور دیگر جانوروں سے عجیب عجیب اقسام کی نسل ظاہر ہوتی ہے۔ زمین کے والی نے ایک مرتبہ خلیفہ کی خدمت میں زرافہ بھیجا تھا مگر جاڑہ میں اس کی اعتیاط نہ ہوئی اور وہ مرگیا۔ یہ جانور عجیب وغریب ہے کچھ خواص اس کے معلوم نہیں اس جدید جانور خواص نہ ہوا۔

☆.....☆.....☆

سمندری برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہے (اموضون: ۱۴)

ضفان

بیٹی بکھیراں میں عجیب برکت ہے کہ سال میں ایک بار ہ مرتبہ ایک پھتی ہے اور ہمیشہ ذنج ہوتی ہے اور پھر بھی کثرت رنج سے مکاف دیگر کو چھ چھ سات سات سے بوا اور عصار جو کھاتا کا پیٹ گرگ سے ہوا، زرافہ اور دیگر جانوروں سے عجیب عجیب اقسام کی نسل ظاہر ہوتی ہے۔ یہ جانور غریب ہوتا ہے یہاں تک کہ آدمی کی تعریف میں کہتے ہیں کہ فلاں شکل بھیڑ کے سے۔ جنل جب باقی اور اُشترد بھینس کو دیکھتی ہے باوجود ان کی تاندی کے خوف نہیں کرتی برخلاف ملاحظہ گرگ کے جس کو دیکھتے ہی روح خائف ہوجاتی ہے حالانکہ کسی قدر عضواس جانور سے گرگ کا طویل اور دراز ہوتا ہے مگر پر خوف جبلی ہے جو خدا کی طرف سے ہے۔ ساتھ ہی گرگ کو سنفہ جس وقت گرگ کو دریائے بغداد کے کنارہ پر دیکھتے ہیں پانی میں غوطہ لگاتے ہیں جب گرگ کا خوف فرو ہوتا ہے تو نکلتے ہیں، عجیب تر یہ ہے کہ اکثر شی کو گوسفندوں کے بیاں بچے ہوتے ہیں اور صبح کو جب ان کو بیٹی ان کی ماؤں کے چراگاہ سے چارہ کھانے کو واپس لاتے ہیں ہر ایک بچہ اپنی ماں کو پہچان لیتا ہے۔

☆.....☆.....☆

الادب والادیب

بزم التعلیم

محترم ایڈیٹر ہفت روزہ التعلیم

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ آپ کے گراں قدر وقت روزہ التعلیم کا ابتدائی سے قاری ہوں۔ اللہ رب العزت التعلیم کے جملہ کالم نگاروں و اداریکن ادارہ کو صحت وسلامتی کے ساتھ رکھے۔ (آمین) باعثِ رسول قاری ممتاز قادری شہیدؒ کی شہادت سے متعلق التعلیم نے فرحتی ومسکی اختلافات سے

گلستان اپنا چمن دکھانے لگا
بادلوں کی رداییں سمٹنے لگیں
نوبتاروں کا دنیا پہ چھانے لگا
قفل ٹوٹا دریچہ کھل گیا
جام رندوں کے ہاتھوں میں آنے لگا
کھتیاں جب مراقبہ سے آگے بڑھیں
جبل طارق بھی سر کو جھکانے لگا
چیخ ظلمت کی گردن اڑانے لگی
تیرا شوں پہ لاشیں گرانے لگا
خود وطنان کے جام کوثر ترا
مجھ کو وہ دور پھر یاد آنے لگا

(محترم باہر آفریدی شہید)

☆.....☆.....☆

خواتین اسلام سے رسول اکرم ﷺ کی باتیں

فائدہ:

جب خواب میں اچھی بات دیکھے تو اللہ کے اور اسے بیان کرے محرمی اسے کہ جب جس سے اچھے تعلقات ہوں اور آدمی کچھ بدار ہو تا کہ بری تعبیر نہ دے) اور اگر ناخوب دیکھے تو اپنی بائیں طرف تین دفعہ تھکارے اور کروٹ بدل دے یا کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے اور تین مرتبہ یوں کہے:

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ومن شر هذه الرؤیا (حصن مبین)

ترجمہ: میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے اور اس خواب کی برائی سے۔

برے خواب کو کسی سے ذکر نہ کرے یہ سب عمل کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ وہ خواب اسے کچھ ضرر نہ پہنچائے گا۔ (مشکوٰۃ وحصن مبین)

امتداد اپنی طرف سے بنا کر گھمانا خواب بیان کرنا سخت گناہ ہے۔ (بخاری)

جب سونے لگے اور نیند آئے تو

یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ خَلَرَتِ الْجُوْمُ وَهَدَاَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ حَیٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ اَهْدِ اَلْيَلِیْ وَاَنِمْ عَيْنِیْ (حصن مبین)

ترجمہ: اے اللہ! ستارے دوب چلے اور آنکھوں نے آرام لیا اور تو زندہ ہے اور قائم رکھنے والا ہے، تجھے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند آتی ہے، اے زندہ اور قائم رکھنے والے اس رات کو مجھے آرام دے اور میری آنکھ کو سلادے۔

جب سوتے ڈر جائے یا گھبرا ہٹ ہو جائے یا نیند اُچٹ جائے تو یہ دعا پڑھے:

اعوذ بکلمات اللّٰہ التامة من غضبه وعقابه و شر عباده ومن همزات الشیاطین وان یحضرون (حصن مبین)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے واسطے سے میں اللہ کے غضب سے اور اس کے عذاب اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور میرے پاس ان کے آنے سے پناہ چاہتا ہوں۔

جب سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے:

الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیه النشور (بخاری ومسلم)

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں مار کر زندگی بخشی اور ہم کو اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔

یا یہ دعا پڑھے:

الحمد للہ الذی یحی الموتی وهو علی کل شیء قدیر (حصن)

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو مردوں کو زندہ فرماتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے پڑھنے کی دعاء

جب بیت الخلاء جانے تو داخل ہونے سے پہلے بسم اللہ کہے، حدیث شریف میں ہے کہ شیطان کی آنکھوں اور انسان کی شرمگاہوں کے درمیان بسم اللہ آڑ بن جاتی ہے اور یہ دعا پڑھے۔

اللهم انی اعوذبک من الخبث والخبائث

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔ (مشکوٰۃ وحصن مبین)

جب بیت الخلاء سے نکلے تو غفرانک کہے اور یہ دعا پڑھے: الحمد للہ الذی اذهب عنی الاذی وعافانی (مشکوٰۃ)

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے ایذا اور دینے والی چیز دور کی اور مجھے چین دیا۔

جب وضو کرنا شروع کرے تو پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے۔

وضو کے درمیان یہ دعا پڑھے:

اللهم اغفرلی ذنبی ووسع لی داری و بارک لی فی رزقی (حصن ن نسائی)

اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر کو وسیع فراہ اور میرے رزق میں برکت دے۔

☆.....☆.....☆

نبوی طب

149

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بخار کا ذکر ہوا تو ایک آدمی بخار کو برا بھلا کہنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بخار کو برا بھلا مت کہو، کیونکہ یہ گناہوں کو ایسا صاف کردیتا ہے جیسے آگ لوہے کے میل کو صاف کردیتی ہے۔"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اُمّ السائب یا اُمّ المسیب کے ہاں تشریف لائے تو پوچھا کہ تجھے کیا ہوا تو کانپ رہی ہے؟ اُمّ المسیب نے کہا کہ بخار ہے، خدااس میں برکت نہ دے (اس کا ستیاناس کرے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ بخار کو برا بھلا مت کہو، کیونکہ یہ بنی آدم کے گناہوں کو یوں دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو دور کرتی ہے۔"

نیز مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "ایک دن کا بخار، ایک سال کے (گناہوں کا) کفارہ ہے۔"

حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایک رات کے بخار سے بندہ کے گناہ دھل جاتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ بخار ابدان اور ایمان دونوں کے لئے مانع ہے، اسی لئے آپ ﷺ نے اسے برا بھلا کہنے سے منع فرمایا ہے۔

بخار کے اسباب، علامت اور علاج:

فائدہ:

۱) جو بخار، خون کے سبب ہو تا ہے اس کی علامت چہرے اور آنکھوں کا سرخ ہونا ہے۔ اس کا علاج فصد کروانا، پچھنے لگوانا اور ترش نقوبات کا استعمال ہے۔

۲) جو بخار، مرطوبات کے سبب ہوتا ہے اس کی علامت چہرے کا زرد ہونا، بے خوابی اتے اور مدہوشی کا زیادہ ہے۔ اس کا علاج شربت آلو بخارہ اور ترش غذا دوا ہے۔ اگر سیتاس آرے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ بخار کو برا بھلا مت کہو، کیونکہ یہ بنی آدم کے گناہوں کو یوں دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو دور کرتی ہے۔"

۳) اگر بخار کا سبب غلبہ صفرا ہو تو اس کی علامت پیاس میں کمی، رنگ کا تلخی مہیا ہونا اور کمی طاری ہونا ہے تو کیپاہٹ کی صورت میں تے کروائی جائے اور کم پانی کے ساتھ شربت بنفشہ چند دن پلایا جائے۔ پھر ملین حقوں سے طبیعت کو نرم کیا جائے اور اسقاس جنوا لایا جائے اور غذا میں چذوں کا شوربہ بہ حناص یا قرطم ڈال کر دیا جائے۔

☆.....☆.....☆

جہاد کا بیانیہ

قرآنی اصطلاح

دورِ حاضر کے جہادی مباحث میں ایک اہم مسئلہ "فدائی حملے" کے جواز وعدم جواز کا ہے۔

فدائی حملہ زمانہ حاضر کے مجاہدین کا وہ ہتھیار ہے جس نے دنیا کی تمام تر مسلح ٹیکنالوجی اور دفاعی حکمت عملی کا تاروپود بکھیر کر رکھ دیا ہے۔ ہر طرح سے محفوظ بنائی گئی تنصیبات، حفاظتی حصاروں میں گھرے ہوئے اڈے اور چھاؤنیاں، زمینی وفضائی نگرانی کے جال میں گھرے حساس مقامات جو بظاہر اسباب کی نگاہ میں ہر طرح کے بیرونی حملے کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، محض چند مٹھی بھر افراد کے ہاتھوں ہوا میں اڑ جاتے ہیں۔ ہر طرح سے ہتھیار ہر جگہ کاری وار کر چکا ہے اور اب وہ اپنے مجرم کا کفر سپر پادرے کے مقام تک پہنچ کر رحمی اس کے خوف سے قہر شعر کا پتا چلا ہے۔

فدائی حملہ جسے عربی زبان میں "عملیۃ استشہادیۃ" کہا جاتا ہے اس زمانے کی ایجاد نہیں ہے کہ اس کے جواز کا ثابت کرنے کے لئے اجتہاد کی ضرورت ہو بلکہ یہ زمانہ خیر القرون، اس کے بعد کے

طاہر السیف

السلام علیکم

tlhasaif@gmail.com

talhausaif@alqalamonline.com

جہادی ادوار سے اب تک تسلسل کے ساتھ جاری ہے اور کتب فقہ وتفسیر میں "الاتحاق مہ" کے عنوان سے اس پر بحث کی گئی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ بزدلانہ فی جنگ اور آلات جنگ کے بداؤ کے ساتھ اس حملے کی صورت بدلتی رہتی ہے۔

فدائی حملہ یا اقتحام کا مطلب ہے کسی مسلمان کا کفار کی اپنی بری جماعت پر اکیلے حملہ کر دینا جہاں اس کا بچ نکلنا ناممکن ہو اور اس کا نیت ہی بچ نکلنے کی نہ ہو۔

یہ ایک غیر معمولی صورتحال ہے۔ عام طور پر روایتی جنگ میں اپنے بچاؤ کا سازوسامان ساتھ رکھ کر اور حفاظتی تدابیر اختیار کر کے ایک ترتیب کے ساتھ آگے جانا ہے جس میں دفاع مقدم اور اقدام مؤخر ہوتا ہے۔ عام طور پر اسی طرح کی لڑائی ہی مسلمانوں کے لئے ناسخ ہوتی ہے، اسی میں مقاصد جہاد کی تکمیل بھی ہے اور اسلام کا اعزاز وشوکت بھی۔ قرآن وحدیث میں بھی اسی کا حکم ہے۔ سورۃ الانفال میں فرمایا گیا:

ترجمہ: "اے ایمان والو! اپنے بچاؤ کا سامان لے لو اور پھر کٹھ کھوٹے چھوٹے گروہوں کی شکل میں یا اکٹھے" (الانفال ۷۱)

لیکن کچھ غیر معمولی حالات میں بچاؤ کا سازو سامان پھینک کر دشمن پر شبخون کے لئے ٹوٹ پڑنے اور خود کو موت کے حوالے کرنے کا مرتبہ جواز ہے بلکہ اس پر مدح وتوصیف بھی کی گئی ہے لیکن حضرات فقہاء کرام نے اس حالت کی رخصت اور عزمی ترتیب کے خلاف ہونے کی وجہ سے اس کا جواز مطلق نہیں مانا بلکہ مشروط کر دیا ہے۔

اس کے دلائل اور شرائط درج ذیل ہیں:

(۱) ترجمہ: اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنی جان بیچ دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر اور اللہ تعالیٰ (ایسے) بندوں پر بہت مہربان ہے۔ (البقرۃ ۲۰۷)

امام نرجلیٰ نے اس کی تفسیر میں لکھا ہے:

"اور یہ آیت اس شخص کے حق میں نازل ہوئی جو قتال کی صف پر اکیلا حملہ آور ہو جاتے۔ ہشام بن عامر نے قسطنطنیہ میں کفار کی صف پر اکیلے حملہ کر دیا اور لڑتے رہے، یہاں تک کہ قتل ہو گئے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس پر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (الجامع لاحکام القرآن ج ۳ ص ۲۵)

یہ اس تفسیر کی اجمالی دلیل ہے۔ ایک دلیل اس کی سلبی بھی ہے۔ سلبی دلیل کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایک عمل کس علت اور سبب کی وجہ سے بظاہر جائز معلوم ہو رہا ہو مگر اس پر ایسی دلیل قائم کر دی جائے جو ثابت کرے کہ وہ عدم جواز کی علت اس چلن میں پائی جاتی۔ اس سے عمل کا بعد ثابت ہو جاتا ہے۔

"اقتحام" بظاہر جس وجہ سے جائز معلوم ہوتا ہے وہ علت ہے اس کا خوشی ہونا۔ اپنے ہاتھوں سے خود کو ہلاکت میں ڈالنا جو کہ ناجائز ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کا واضح ارشاد ہے:

"اپنے ہاتھوں سے خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو" (البقرۃ ۱۹۵)

لیکن اگر ثابت کر دیا جائے کہ "اقتحام" اپنے ہاتھوں سے خود کو ہلاکت میں ڈالنا نہیں ہے تو اس کا جواز ثابت ہو جائے گا اور یہ ثابت ہو جائے گا۔

"اسلم اپوعمران کہتے ہیں کہ ہم اس روم میں شریک جہاد تھے۔ روم کا مقدمہ بڑا تھا اور شہر پناہ کی دیوار کو پشت پناہ بنائے ہوئے تھا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کفار کی صف پر اکیلے حملہ کر دیا یہاں تک کہ وہ اندر گھس گئے۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! اس نے اپنے کئی اس لشکر پر حملہ کر دیا اور اندر گھستا چلا گیا تھا کہ شہید ہو گیا۔ لوگوں نے کہا: ابو! اس نے تو خود کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں ڈال دیا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے ہمیں کہا:

اے لوگو! تم اس آیت کا مصداق اس شخص کو قرار دے رہے ہو؟ ہرگز نہیں (یہ اس کا مصداق نہیں) یہ آیت ہم انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی جب ہم نے پیغمبر وقت کے لئے ترک جہاد کا ارادہ کر لیا تھا۔ ہمیں میں کہا گیا کہ اگر تم اپنے اموال کی فکر میں پڑ کر جہاد چھوڑ دو تو خود کو ہلاکت میں ڈال لو گے۔ (ترمذی)

ابوداؤد میں بھی یہ روایت الفاظ کے تھوڑے فرق کے ساتھ وارد ہوئی ہے:

میزبان رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق "اقتحام" کرنے والا خود کشی کرنے والے کی طرح نہیں اور پیچھے ابوعمرہ بیشک عدی کی روایت بھی گذر چکی کہ انہوں نے "اقتحام" کرنے والے اور اس دوسری آیت کا مصداق قرار دیا جس میں جان بیچنے والے مومن کی مدح کی گئی۔ اب دونوں روایات کو ملا کر ترتیب نکال لیجئے۔ اس طرح حملہ کرنے والا مومن خودکش نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا خاص انعام یافتہ ہے۔

امام محمد بن الحسن الشیبانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات وروایات کو سامنے رکھ کر اس پوری بحث کا جو خلاصہ نکالا ہے وہ یہ ہے کہ ایسا کام اگر حق مقاصد کی وجہ سے کیا جائے تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔

"وقال محمد بن الحسن: لو حمل رجل واحد علی الف رجل من المشرکین وهو وحده، لم یکن بذلک بأس اذا کان یطمع فی نجاة أو نکایة فی العدو، فإن لم یکن کذلک فهو مکروه؛ لأنه عرض نفسه للتلف فی غیر منفعة للمسلمین، فإن کان قصده تجرئة المسلمین علیهم حتی یصنعوا مثل صنیعه فلا بعد جوازه؛ ولأن فیه منفعة للمسلمین علی بعض الوجوه، وإن کان قصده إرهاب العدو ولیعلم صلابة المسلمین فی الدین فلا بعد جوازه، وإذا کان فیه نفع للمسلمین فلتف نفسه لإعزاز دین الله وتوهین الکفر فهو المقام الشریف الذی مدح الله به المؤمنین فی قوله:إن الله اشتری من المؤمنین أنفسهم الآیة، إلی غیرها من آیات المدح التی مدح الله بها من بذل نفسه "(الجامع لاحکام القرآن، ج ۲ ص ۳۲۴)

خلاصہ اس عبارت کا یہ ہے کہ اگر اقتحام تین مقاصد کے لئے ہو تو یہ درست جائز بلکہ ایسا عمل یہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی رضا کا حقیقی بنا تا ہے:

(۱) مسلمانوں کے حوصلے بلند کرنا تا کہ وہ بھی ایسا عمل کریں اور دشمن کا نقصان کریں۔ خصوصاً مایوس اور شکست کے وقت۔

(۲) کفار کو مرعوب کرنا اور ان کا زیادہ نقصان کرنا

(۳) مسلمانوں کو نفع پہنچانا۔

اگر اقتحام کرنے والی کی نیت ان مقاصد میں سے کسی کے حصول کی ہو تو ایسا کرنا جائز ہے۔ اگر نیت کوئی اور ہے تو درست نہیں۔

اب تین باتیں مقاصد کے جواز کے دلائل واشئلہ

(۱) حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کا واقعہ غزوہ اُحد کے دن جب مسلمانوں نے جنگ کرتے ہوئے ﷺ کی شہادت کی خبر سنی تو ان کے حوصلے پست ہو گئے اور وہ میدان میں مایوس ہو کر بیٹھ گئے۔ کچھ مسلمان اس حالت میں مدینہ کی طرف بھی دوڑ پڑے تھے۔ انس بن نضر رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گذرے اور ان سے کہا: یوں کیوں مایوس ہو کر بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ شہید ہو گئے اب ہم کیا لڑیں؟ حضرت انس نے فرمایا:

جس چیز پر نبی کریم ﷺ جان دی تھی اس پر جان دی جو اللہ تعالیٰ نے جان دی تھی اس پر جان دو۔ خدا کی قسم کہ جنت کی خوشبو احد پہاڑ سے آ رہی ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے اپنی زرہ اتار پھینکی اور دشمن کے اندر گھس گئے اور لڑتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔ ان کے اس عمل سے مخلصت کے عالم میں بیٹھے ہوئے مسلمان اٹھے اور دشمنوں پر حملہ کر کے انہیں میدان سے بھگا دیا۔

(۲) حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ دوران جنگ نبی کریم ﷺ کے سامنے آئے اور عرض کیا:

"بندے کا وہ کیا عمل ہے جو رب کو اس پر شاباشی دیتا ہے؟"

حضور ﷺ نے فرمایا: اس کا اپنی ذرہ اُتار کر دشمنوں کے خون میں غسل دینا ہوتا ہے۔

یہ سن کر انہوں نے اپنی زرہ اتار پھینکی اور دشمن پر حملہ آور ہوئے حتیٰ کہ شہید ہو گئے (مصنف ابن ابی شیبہ)

اس طرح کا تجربہ معمولی صدمہ دشمن کے لئے روایتی جنگ سے زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اپنا بچاؤ کر کے لڑنے والے فتحی کی بلغار میں وہ خدمت اور قوت نہیں ہوتی جو ایک فدائی کی یلغار میں ہوتی ہے۔ اس لئے اپنی جنگ کے ساتھ چند لوگوں کا اس طرح غیر معمولی اقدام بھی جنگ میں حق اور دشمن کی کمر توڑنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔

(۳) ہمیں کہ اگر ہم آپ میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ جنگ یمامہ میں جب بنوحنیفہ نے خود کو ایک اونچی دیواروں والے باغ میں بند کر لیا اور اندر سے تیر اندازی شروع کر دی تو مسلمانوں کو یہ صرف شدید نقصان پہنچایا لیکن اس کی چیش قدمی عمل روک دی۔ تمام تر تدبیریں جب ناکام ہو گئیں تو صرف صحابی حضرت ابن مالک رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انہیں باغ میں پھنا کر چند مسلمان اچھال کر باغ کے دروازے کے ساتھ اندر چھپک دیں وہ دروازہ کھول دیں گے تو مسلمانوں کا لشکر اندر داخل ہو جائے۔ انہوں نے اس کا انکار کیا مگر جب کوئی صورت کارگر نہ ہوئی تو انہوں نے اندر چھپک دیا گیا۔ انہوں نے دروازے پر شہید ہو گئے۔ یہ اندازوں کو قتل کر کے دروازہ کھول دیا اور خود شہید ہو گئے۔ مسلمان اندر داخل ہوئے اور فتح یاب ہوئے۔ اس طرح انہوں نے مسلمانوں کی منفعت کے لئے جنگی موت کو قبول کیا اور صحابہ کرام کے جم غفیر نے انہیں اس کے حوالے کیا جو اس عمل کے جواز کی بین دلیل ہے۔

مسلمانوں کی منفعت کے لئے اقتحام کا یہی مطلب ہے کہ اگر کفار اسی مذہب اختیار کر لیں جس سے پیش قدمی رک جائے اور لشکر اسلام کی بدروانی کی کوئی صورت نہ رہے تو اپنی حالت میں کسی مسلمان کا ایسا غیر معمولی اقدام کہ وہ اپنی جان دے کر رکی ہوئی جنگ کو جاری کر دے اور مسلمانوں کی فتح کا دروازہ کھول دے۔

حضرات صحابہ کرام سے ان تمام مقاصد کے لئے ایسے استشہادی حملے ثابت ہیں اور ہر زمانے کے جہاد میں ان کی مختلف شکلیں اختیار کی جاتی رہی ہیں۔ دور حاضر میں کفار کے خلاف فدائی حملے انہی مقاصد کے حصول کے لئے کئے جاتے ہیں، اس لئے ان کے جواز میں کوئی شبہ باقی نہیں رہنا چاہیے۔ رہی بات خود کشی ہونے کی تو اس کا جواب حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ والی روایت میں آ چکا۔

شیڈول برائے علمی وتربیتی دورات

بہاولپور دورات

دورہ تفسیر
- 1 02 اپریل
- 2 16 اپریل
- 3 30 اپریل

دورہ اساسیہ

دورہ تربیہ
- 1 08 اپریل
- 2 22 اپریل

جامع مسجد حنانہ وفلی، دریلوے کلب روڈ، ماڈل ٹاؤن بی، بہاولپور

کراچی

دورہ تربیہ
- 1 15 تا 21 اپریل

جامعہ انور، مفتی ولی حسن ٹاؤن، براستہ افغان کیمپ، نزد جمعہ دیاک، کراچی

0336-3353813

پشاور

دورہ تربیہ
- 1 01 تا 7 اپریل
- 2 29 اپریل تا 05 مئی

مدرسہ سنان بن عطیۃ گاؤں جوکیان، کھڑی امیر شاہ، علاقہ ترناب فارم، پشاور

0315-9324524

قلم تلوار

نوید مسعود ہاشمی

Naveedmasoodhashmi@gmail.com

شریف حکومت اور راشد اقبال

1999ء میں ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے نواز شریف حکومت کا تختہ اُلٹ کر اقتدار پر قبضہ کرنے کے بعد دونوں بھائیوں کو گرفتار کر لیا۔ انہیں لانڈھی جیل میں بھی رکھا گیا اور اٹک قلعے میں بھی۔ میاں نواز شریف کیسے جیل میں بھی تھیں، میاں نواز شریف کیسے جیل میں کہ انہیں جہازوں میں بھی تھیں، پہنائی گئیں 1999ء میں "شریف برادران" اپنی گرفتاری اور اس دوران آنے والے مصائب کو آج تک نہیں بھولے۔ مسلم لیگ ن کے درجہ خوانی فیملیہ سے تعلق رکھنے والے لکھاری آج بھی جب بھی شریف برادران کی اس وقت کی اسارت اور اسارت کے دوران ان سے ذہین آمیز سلوک کے تذکرے کرتے ہیں۔۔۔تو اپنے کالموں میں آنسوؤں کے دریا بہا دیتے ہیں۔۔۔

باوجود اس کے عالم ڈکٹیٹر اور وحشی پرویز مشرف نے نہ صرف یہ کہ شریف برادران سے ان کی بیرون ملک رہائی کا معاہدہ کیا۔۔۔ بلکہ انہیں پورے پروٹوکول اور اہتمام کے ساتھ۔۔۔ بیلوں سے نکال کر ان کے

ملک نہ شریف ٹیلی کو بہت کچھ دیا، دولت دی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ بھاری بھرکم پینڈیسٹ کے ساتھ بار بار حکومت بخشی مگر مجھے بڑے دکھ کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کہ اس کے جواب میں شہباز حکومت نے پنجاب کے گورنر اور وزیر اعلیٰ کے عہدے دیئے۔ دولت دی اور اربوں روپے چھپا لینا تو پھر تو پوری حکومت۔۔۔ اس کی مدد سرائیاں کرتی، اگر راشد اقبال ٹی وی اینکر کے ٹکی پیسہ بدوش ملک بنکوں میں منتقل کرتا تو یہ بھی اس کا کارنامہ سمجھا جاتا۔ اگر راشد اقبال ایم کیو ایم میں شامل ہو کر "را" کا ایجنٹ بننے کے بعد قومی اسمبلی یا صوبائی اسمبلی کا رکن بن جاتا تو پھر بھی "شریف"

بھائی شریف برادران واپس پاکستان چلے، ایک دفعہ پھر الیکشن میں حصہ لیا، اور میاں شہباز شریف پنجاب میں حکومت بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ زرداری دور کے 5 سال پنجاب میں بلا شرکت غیرے "شریف فیملی کی حکومت قائم رہی۔۔۔

زرداری راج کے خاتمے کے بعد۔۔۔ دوبارہ الیکشن ہوئے تو پنجاب کے ساتھ ساتھ مرکز میں بھی شریف برادران کی حکومت قائم ہو گئی، چنانچہ آج کر ایک بھائی بلاشبہ کا وزیر اعظم ہے۔۔۔ دوسرا بھائی میاں محمد نواز شریف ملک کا وزیر اعظم ہے۔۔۔ ملک کا تیسری دفعہ وزیر اعظم بننے کے باوجود۔۔۔ نواز شریف 1999ء کے اپنے امیر اسارت کو بھلا نہیں پائے، حالانکہ اس

عام کرنا۔۔۔ بالخصوص قرآن وسنت کے بیان کو زبردستی روکنا۔ جہاد کو بزور طاقت روکنا، جس کا نام شریف حکومت رکھا گیا تھا۔ یہ صرف ایک دن کے بعد ہی ہوا تھا۔ اسلام کے نام پر بننے والی حکومت کا یہ عمل کیسے برداشت کرتا، امت مسلمہ کی زبوں حالی پر متفکر رہنا اس کا خاص طرہ امتیاز تھا۔۔۔ شاید یہی اس کا "جرم" بھی بن گیا۔

اگر اٹک کا راشد اقبال، حسین نواز اور حسن نواز کی طرح پانامہ میں آف شور کمپنیاں رجسٹرڈ کروا کر اربوں روپے چھپا لیتا تو پھر تو پوری حکومت۔۔۔ اس کی مدد سرائیاں کرتی، اگر راشد اقبال ٹی وی اینکر کے ٹکی پیسہ بدوش ملک بنکوں میں منتقل کرتا تو یہ بھی اس کا کارنامہ سمجھا جاتا۔ اگر راشد اقبال ایم کیو ایم میں شامل ہو کر "را" کا ایجنٹ بننے کے بعد قومی اسمبلی یا صوبائی اسمبلی کا رکن بن جاتا تو پھر بھی "شریف"

کے عوام کو کیا ملا؟ مطلعی، بے روزگاری اور راشن پور کے "چھوٹو" کے ڈاکوؤں کی فوج ظفر موج، رشت خور اور بزدل پولیس کے جوکھوں میں نہ رہنے والے پر امن مذہبی کارکنوں اور عوام کے سامنے تشہیر۔۔۔ مگر "چھوٹو" جیسے ڈاکوؤں کے سامنے بھیگی بلی بن جاتی ہے، کہ ریف صندوقوں اور ملازموں سمیت راتوں رات جدہ بھی بھگوا دیا۔۔۔ پھر تقریباً بیس شریف برادران اور ان کا خاندان سعودی شاہی محلات کی دھجیں اڑاتا رہا۔۔۔ نہ صرف دھجیں اڑاتا بلکہ وہاں انہوں نے اسمبلی کا کاروبار بھی کیا۔۔۔

اُن کو ذکر اللہ کا

ساری دنیا کو ذکر اُن کا ، اُن کو ذکر اللہ کا
اک اللہ سے ڈرنے والے، ڈرتے نہیں کسی سے
باطل سے کتنے وہ کم ہوں، مگر ان کی تلواریں
اللہ والے کبھی پریشاں ہوتے نہیں کسی سے
بسا ہوا ہے شوق شہادت اُن کی تو رگ رگ میں
مقتل کی جانب وہ لپکیں، دوڑیں شبی خوشی سے
جان کا سودا کئے ہوئے ہیں یہ جنت کے راہی
بے پرواہ ہیں یہ دیوانے، ہر اک خوشی غمی سے
اللہ کے وہ عاجز بندے، عشق نبی پہ نازاں
نسبت ہے صدیق و عمر سے اور عثمان و علی سے
اللہ کی تائید و نصرت ان پیاروں کو حاصل
کون بچا ٹکرایا جو بھی، اس کے کسی ولی سے
ہر نقطی سپر پادرے سے لڑنا، اس کو مزہ چکھانا
کام ہے جانبازوں کا اَور پچھلی ایک صدی سے

پروفیسر انور بسمل

گوشۂ مکتوب خادم

مکتوب خادم (19.04.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے وہ بندے خوش نصیب ہوتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں وفات پاتے ہیں۔ پھر ان میں جو آزمائش کی حالت میں جان دیتے ہیں۔ اور اس کا مقام اور بلند ہے۔ ایسے افراد کے جنازوں میں شرکت سعادت ہے اور مغفرت کا ذریعہ ہے۔ بھائی راشد نے کل نماز ظہر ادا کی۔ جو اذریب شہادت ہے۔ ان کی مظلومانہ شہادت میں "استقامت" کا سبق دیتی ہے۔ جو بھی ان کی نماز جنازہ میں شریک ہو سکتا ہو۔ وہ ضرور نہ رہے۔ (نماز جنازہ آج رات بعد عشاء مقام شمرو واٹک میں ادا کی جائیگی)

والسلام

مکتوب خادم (21.04.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَہٗ فِیْ رَجَبٍ وَّ شَعْبَانَ وَ بَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔ یہ دعا آج کل ہر کتوب میں اس لئے ہوتی ہے تا کہ بارہویں ربیع الاول سے اسے اپنا کر رجب اور شعبان کی دعائیں برکتیں پائیں۔ جوان دعاؤں میں نازل ہوتی ہیں۔ اب آج کی بات سنیں۔ ایمان والوں پر جب آزمائش کا موسم آتا ہے تو۔ یہ دعائی پھولوں کی بہار کا موسم ہوتا ہے۔ اس موسم میں جتنے لہلہاتے۔ قوتیہ مسکراتی ہوتے ہیں۔ اور دلوں کو قرق اور پرواز ملتی ہے۔ ایک مومن کے لئے یہ سب نعمتیں ہیں۔ گیری دعائیں گرم آہیں، پھیلے آنسو۔ دکھی دل اور عقیدہ پر نظر۔ بیک اللہ ایک ہے۔ ان شاء اللہ حالات اچھے ہو جائیں گے ظالموں کی گردنیں جھک جائیں گی ملوث جائیں گی۔ اس ایمان والے احوصلہ بلاریں اور پیچھے اور پیچھے نہ دیکھیں۔ بھائی راشد شہید کا جنازہ بڑے خاشع کا تھا۔ بازروں مجاہدین کے فلک شگاف نعروں میں وہ لیا ہے اپنی منتظمی قبر کی طرف جوار رحمت میں۔ دل سے دعا نکلی اس کو جنازہ میں شریک ہو کر دو مغفرت کا انعام ہے۔ آج مغرب سے جمعہ شریف مرحبا۔ جو حضرت کی جائے مرحبا۔ مقابلہ حسین مرحبا۔

والسلام

خادم

لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ

شفیق والدی کی مانند ہے

اَلْعَیْنُ اُخْوَہ: زخم روی اس کے لیے بھائی کا درجہ رکھتی ہے (سیر اعلام النبلاء للعلامہ شمس الدین محمد الذہبی رحمہ اللہ)

اب دوسری طرف ہمارے علمائے کرام، خصوصاً

مولانا محمد سرفراز صاحب

کی تصنیف فرمودہ آیات جہاد کی اولین مستقل تفسیر آن لائن دیکھیے

www.fathuljawwad.com

دیگر کتب اور تقاریر یہی انٹرنیٹ پر ملاحظہ کیجئے

www.rangonoor.com

آپکا ہر دلعزیز ہفت روزہ "القلم" اب نئے اور خوبصورت انداز میں

www.alqalamonline.com

بچوں کا معتبر اور مقبول ماہنامہ "مسلمان بچے" پڑھیے

www.musalmanbachay.com

عزت مآب حیادار بہنوں اور بیٹیوں کیلئے ماہنامہ "بنات عائشہؓ" ملاحظہ کیجئے

www.banatayesha.com

دینداز صالح بچوں اور بچیوں کے شرعی طریقے پر نکاح کیلئے

www.ihyaesunnat.com

ہر دلعزیز کالم "رنگ ونور" اور مرکز عثمانؓ جلالؓ کا خطبہ جمعہ آن لائن سنئے

www.rangonoor.com www.alqalamonline.com

مؤثر انداز میں دعوت جہاد اور جہاد فی سرگرمیوں سے آگاہی کے لیے دیکھیے

www.sadaemujahid.com

موتی چُن لیے!

فوزیہ مثال، مرشد مثال قریشی

nasirhajarmal@gmail.com

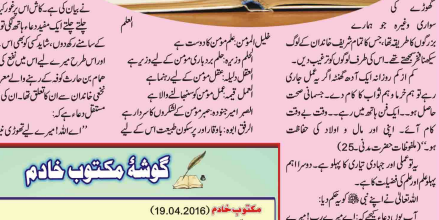

کریم ﷺ نے وہ علم اپنی امت کو پہنچایا اور امت کو یہ بشارت سنائی:

اللہ تعالیٰ شاداب رکھے اس شخص کو جس نے میری باتوں کو سنا، انہیں یاد رکھا اور پھر ان لوگوں تک پہنچایا جنہوں نے انہیں نہ سنا تھا (الحدیث)

ایک مومن کا اصلی زیور علم اور اعلیٰ اخلاق ہیں۔ جو ان سے آراستہ ہے وہی اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے ہاں محبوب ہوتا ہے۔ جو تعلیم ہو جاتا ہے وہ انسانیت سے اسی قدر دور ہوتا ہے۔ حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہ رہے ہیں:

"لوگوں میں سے کوئی پھیلا، بنک، پنا، لکڑی سیاست کی گمراہ گری، دھرنوں کا شور ہی دھڑا بندیاں اور پرانے لیڈر نے لیڈر ہیں، کہیں کراچی کے جلسے اور پھر اسلام آباد کی بھرمار ان لوگوں تک پہنچا یا کہ اس نے انسانی فکر پر گرفتار کر دیا ہے، ذہن کی یکسوئی اور ایمان تباہ کر دیا ہے، صبح وشام کی بدعتی خبروں نے انسانی فرض کو پہنچنی کا گزرہ بنا دیا۔

اللہ والوں اور امت کے غمخوار ہمیں کی سوچ کیا ہوتی ہے؟ یہ دیکھئے کہ اسلام حضرت مولانا محمد احمد قاسم رحمہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہ رہے ہیں:

"تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو ایک انسانی بچہ کو پہچانتا ہو اور اس کے بدن کو ہلاک کرتا ہو، وہ اس کی طرف دیکھتا ہو اور اس کی بھوک کو دیکھتا ہو اور اس کی پیاس کو دیکھتا ہو اور اس کی بیماری کو دیکھتا ہو اور اس کی تکلیف کو دیکھتا ہو اور اس کی موت کو دیکھتا ہو اور اس کی بدبو کو دیکھتا ہو اور اس کی بدبو کو دیکھتا ہو اور اس کی بدبو